http://www.khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۲ تا ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۶ تا ۱۲ اگست ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۱

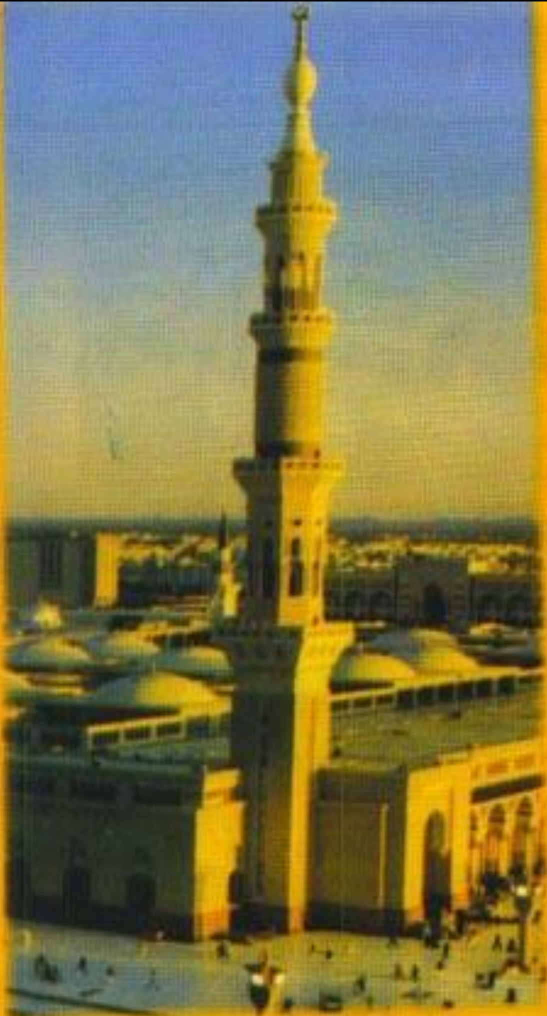

اطاعتِ خداوندی

قرآن و سنت کے آئینے میں

انیسویں صدی کا خطرناک مجرم اور اس کے جرائم

مسئلہ ختم نبوت

ریاض احمد گوہر شاہی کے باطل نظریات

شجاعت کے عظیم پیکر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

قیمت : ۵ روپے

گوہر شاہی کی شرانگیزی.......... بعض صوبائی مسلم لیگیوں کی سرپرستی

ایک آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی، تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہوگا

س...... ایک استاذ کئی لڑکوں کو ایک ہی آیت سجدہ علیحدہ علیحدہ پڑھاتا ہے تو معلم کو ایک ہی سجدہ کرنا پڑے گا یا کہ جتنے لڑکے ہوں گے اتنے سجدے کرنے پڑیں گے؟ یعنی معلم ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہے اور لڑکے باری باری پڑھتے جاتے ہیں؟

ج...... استاذ کے کہلانے سے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطیکہ مجلس ایک ہو، لیکن استاذ جتنے بچوں سے سجدہ کی آیت سنے گا اتنے سجدے سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے۔

دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

س...... آیت سجدہ اگر استاذ پڑھائے، شاگرد پڑھے تو کیا ہر ایک کو ایک سجدہ کرنا ہوگا یا دو؟ جبکہ ایک ہی آیت سجدہ ہر ایک نے پڑھی اور سنی؟

ج...... دونوں پر دو سجدے واجب ہوگئے۔ ایک خود پڑھنے کا دوسرا سننے کا۔

آیت سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے تو سجدہ کرے

س...... تراویح میں آیت سجدہ بھی آتی ہے تو ظاہر ہے جو خارج صلوٰۃ ہوگا وہ بھی سنے گا کیا اس پر بھی سجدہ واجب ہے؟

ج...... جی ہاں! اس پر بھی واجب ہوگا۔

لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو، ٹیلیویژن سے آیت پر سجدہ تلاوت

س...... عام طور پر تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی جاتی ہے، سجدہ کی جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں اس کی آواز باہر بھی جاتی ہے اگر کوئی شخص باہر یا گھر میں سجدہ کی آیات سنے تو اس پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح ختم والے دن ریڈیو اور ٹی وی پر سعودی عرب سے براہِ راست تراویح سنائی اور دکھائی جاتی ہیں، اور لوگ کافی شوق سے (خاص طور پر خواتین) انہیں سنتے ہیں، جبکہ آخری پارے میں دو سجدے ہیں کیا عوام جب وہ آیات سجدہ سنیں تو ان پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اکثریت صرف ذوق و شوق سے ہی دیکھتی ہے عملی طور پر کچھ نہیں یعنی اکثر لوگ صرف سن اور دیکھ لیتے ہیں۔ سجدہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔

ج...... جن لوگوں کے کان میں سجدہ کی آیت پڑے، خواہ انہوں نے سننے کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو ان پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ آیت سجدہ تلاوت کی گئی۔ (اگر اسی تراویح کی ریکارڈنگ دوبارہ ریڈیو اور ٹی وی سے براڈ کاسٹ یا ٹیلی کاسٹ کی جائے تو سجدہ تلاوت نہیں واجب ہوگا) البتہ عورتیں اپنے خاص ایام میں سنیں تو ان پر واجب نہیں۔

ٹیپ ریکارڈ اور سجدہ تلاوت

س...... کیا ٹیپ ریکارڈ پر آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

ج...... اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

آیت سجدہ سن کر سجدہ نہ کرنے والا گناہگار ہوگا یا پڑھنے والا؟

س...... آیت سجدہ تلاوت کرنے والے اور تمام سامعین پر سجدہ واجب ہے۔ لیکن جس کو سجدے کے متعلق معلوم نہیں اور نہ ہی صاحب تلاوت نے بتایا تو کیا وہ سامع گناہگار ہوگا؟

ج...... جن لوگوں کو معلوم نہیں کہ آیت سجدہ تلاوت کی گئی ہے اور تلاوت کرنے والے نے یا کسی اور نے ان کو بتایا بھی نہیں، وہ گناہگار نہیں اور جن لوگوں کو علم ہوگا کہ آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی ہے اس کے باوجود انہوں نے سجدہ نہیں کیا، وہ گناہگار ہوں گے۔ اور اس صورت میں تلاوت کرنے والا گناہگار بھی ہوگا، اس کو چاہئے تھا کہ آیت سجدہ کی تلاوت آہستہ کرتا۔

س...... نیز اگر آیت سجدہ خاموشی سے پڑھ لی جائے تو جائز ہے؟

ج...... اگر آدمی تنہا تلاوت کر رہا ہو اس کو آیت سجدہ آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، لیکن اگر نماز میں (مثلاً تراویح میں) پڑھ رہا ہو تو آہستہ پڑھنے کی صورت میں مقتدیوں کے سماع سے یہ آیت رہ جائے گی، اس لئے بلند آواز سے پڑھنی چاہئے۔

سورۃ حج کے کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

س...... قرآن الحکیم میں سورۃ حج میں دو جگہ سجدہ تلاوت آتے ہیں ان سجدوں میں سے ایک سجدے کے سامنے شافعی لکھا ہوا ہے کہ ہم حنفی عقیدہ رکھنے والوں کو بھی اس آیت سجدہ پر سجدہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟

ج...... حنفیہ کے نزدیک سورۃ حج میں دوسرا سجدہ، سجدہ تلاوت نہیں کیونکہ اس آیت میں رکوع اور سجدہ دونوں کا حکم دیا گیا ہے اس لئے آیت میں گویا نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۲ تا ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۶ تا ۱۲ اگست ۱۹۹۹ء | شمارہ ۱۱

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

اس شمارے میں

گوہر شاہی کی شر انگیزی ...... بعض صوبائی مسلم لیگیوں کی سرپرستی (اداریہ)	4
اطاعت خداوندی قرآن و سنت کے آئینے میں (ابو شفقت قریشی سام)	6
مسئلہ ختم نبوت .... (حضرت مولانا شمس الحق افغانی)	8
شجاعت کے عظیم پیکر امام الانبیاء ﷺ ...... (مولانا محمد حسن ندوی)	10
انیسویں صدی کا خطرناک مجرم اور اس کے جرائم (جناب محمد رمضان میاں)	12
ریاض احمد گوہر شاہی کے نظریات (ماخوذ البلاغ)	16
قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ ...... (مولانا عبد اللطیف مسعود)	20
اخبار ختم نبوت	24

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی ۵ (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲- ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہر شاہی کی شر انگیزی..........بعض صوبائی مسلم لیگیوں کی سرپرستی

گوہر شاہی فتنہ نے جس طرح سر اٹھایا تھا اس وقت سے ہم علماء کرام اور ارباب اقتدار کو متوجہ کرتے رہے کہ یہ فتنہ مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ نقصان کا باعث بنے گا لیکن نہ صرف ہمارے علماء کرام بلکہ ارباب اقتدار بھی اس کے جال میں پھنس گئے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ دولت اور پیسوں کے بل بوتے پر یہ فتنہ ہر جگہ شر انگیزی پر اتر آیا ہے۔ گزشتہ سال اس فتنہ نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شرارت کی۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کھلے عام کفریہ عقائد کا پرچار کرتے ہیں۔ اخبارات میں بڑے بڑے مضامین شائع کراتے ہیں اور ان میں ایسی باتیں لکھتے اور لکھواتے ہیں کہ ایک انسان تک اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ایسی غلط تصاویر کی اشاعت کی جا رہی ہے جس کو دیکھ کر مسلمانوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک تصویر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں ملاقات کی ہے (نعوذ باللہ) اسی طرح ایک تصویر میں خانہ کعبہ میں نصب حجر اسود کو اس طرح اجاگر کیا گیا جس میں ایک تصویر کا عکس نظر آرہا ہے جو (نعوذ باللہ) گوہر شاہی کی ہے اور پھر اس کے ساتھ اخبارات میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ حرمین شریفین کے ائمہ علماء کرام اور بہت سے دیگر ممالک کے علماء کرام نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اس کے علاوہ جلسوں میں جو خرافات کی جاتی ہیں اس کا تو تصور تک نہیں کیا جا سکتا اسی طرح کی ایک پریس کانفرنس گوہر شاہی کے انٹرویو کی شکل میں شائع ہوئی۔ یہ انٹرویو یا پریس کانفرنس گوہر شاہی نے اپنے علاقے "خدا کی بستی" کوٹری ضلع دادو میں دیا تھا 8/دسمبر 1996ء روزنامہ "امت" اخبار کراچی اور "کاوش" حیدر آباد نے اپنے نمائندے کے حوالے سے شائع کیا جس میں گوہر شاہی نے اپنے غلط عقائد کا کھلے عام پرچار کیا ہوا تھا اس پر ہمارے مخدوم و محترم بزرگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما علامہ احمد میاں حمادی شنڈو آدم نے ایف آئی آر ان الفاظ میں درج کرائی:

"فریاد ہے کہ میں مندرجہ ذیل ایڈریس پر رہتا ہوں جامعہ مسجد ختم نبوت کا خطیب اور مجلس عمل ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہوں۔ مورخہ 8 دسمبر 1998ء کو میں جامع مسجد کے اپنے دفتر میں موجود تھا تو وقت تقریباً 9:10 پر روزنامہ اخبارات "امت" کراچی اور "کاوش" حیدر آباد منگوائے جس میں ریاض احمد گوہر شاہی مقیم خدا کی بستی نزد کوٹری ضلع دادو شائع شدہ انٹرویو پڑھا جس نے کہا اگر (جو کچھ) مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھائیں تو میں وہی بتاتا ہوں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد اور محمد رسول اللہ کی جگہ میرا نام ریاض احمد گوہر شاہی لکھا اس کے متعلق لکھا ہے اور کہا ہے کہ شائع کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن مجید کی سورتوں نمبر 10، 11، 12، 13، 14، 15 کے شروع والے جملے (الر) کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا کہ اس میں "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے اپنا نام ریاض احمد مراد لیا ہے۔ اس کے مریدوں نے اس کو امام مہدی کہا ہے اور اس کی تصویر چاند پر بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی ہے۔ قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے اور رسول پاک کے جہادی سفر اور اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے ملا کر جائز قرار دیا ہے۔ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزے ظاہری عبادت کہہ کر غیر اسلامی کارروائی کو اہم قرار دے کر اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے حضور پاک کی بے حرمتی، قرآن پاک کی بے حرمتی، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ رسید کیا ہے۔ بعد میں میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو کی ہیں۔ فریادی ہوں کہ قانونی کارروائی کی جائے۔ ان الزامات کے متعلق میں وڈیو کیسٹیں پیش کروں گا۔"

اصولی طور پر تو چاہئے تھا کہ فوری طور پر 295-A/295-C کے تحت مقدمہ درج کر لیا جاتا اور ایف آئی آر کاٹ کر ملزم کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا جاتا لیکن ہماری انتظامیہ اور پولیس باطل فرقوں کے متعلق تو بہت زیادہ حساس ہے، مسلمانوں کے جذبات کا کوئی احترام نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک عیسائیوں، قادیانیوں، یہودیوں، ہندوؤں، باطل فرقوں کے لئے بنایا گیا۔ پوری انتظامیہ ان کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے پولیس نے اس ایف آئی آر کو قانونی برانچ کے حوالے کر دیا۔ علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے کمشنر وغیرہ سے ملاقات کی دباؤ ڈالا تو انکوائری شروع ہوئی آج چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی 10 جولائی 1999ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوٹری میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور مسجد کا افتتاح ہوا تو گوہر شاہی کے پیروکاروں نے مسلح ہو کر مولانا حمادی صاحب کو ختم کرنے کی کوشش کی جس کو ناکام بنا دیا گیا۔ اب شنید ہے کہ مسلم لیگ کے بعض صوبائی عہدیدار پتہ نہیں کس وجہ سے گوہر شاہی کی حمایت کر رہے ہیں اور انہوں نے کمشنر اور اعلیٰ حکام کو تحقیقات سے منع کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ایف آئی آر میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ادھر گوہر شاہی کے پیروکاروں نے شر انگیزی کا راستہ تیز کر دیا ہے، مورخہ 24/جولائی کو جامع مسجد باب الرحمت دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر مولانا حمادی صاحب اور دیگر علماء کرام تشریف فرما تھے کہ گوہر شاہی کے پیروکاروں کا ایک جلوس گزرا جو مسجد کے قریب رکا اور اس نے نعرے لگائے، مولویوں کی موت آئی گوہر شاہی گوہر

شاہی۔ مولویوں کی شامت آئی کو ہر شاہی گو ہر شاہی گورکھوں سے مسجد کی طرف اشارہ کر رہے تھے فوری طور پر تھانے وغیرہ اطلاع دی گئی اور تمام افسران کو خط لکھے گئے۔ ہم مشیر اعلیٰ سندھ گورنر سندھ ہوم سیکریٹری کمشنر کراچی اور دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ڈی ایس پی سانگھڑ کو حکم دیں کہ وہ ایف آئی آر درج کریں مقدمہ عدالت میں پیش کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے اس فرد اور کارکنوں کے خلاف کارروائی کریں۔ اس سے پہلے کہ یہ فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح جڑیں پکڑے اس کا قلع قمع کریں۔ اسی طرح یوسف ملعون عتیق الرحمٰن گیلانی وغیرہ کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی خاطر کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم مسلم لیگ کے عہدیداروں اور نیم سرکاری افسران سے بھی مطالبہ کریں گے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے ان بے دینوں اور باطل فرقوں کی سرپرستی چھوڑ دیں ورنہ ان کا ایمان بھی ضائع ہوگا اور عوامی نفرت کا بھی ان کو شکار ہونا پڑے گا۔

مولانا عبداللہ کاکاخیل کی رحلت

مورخہ 23 / جولائی 1999ء کو ہمارے استاد محترم اور خانزادہ حضرت مولانا عزیز گل رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ اسیر مالٹا کے عظیم فرزند ممتاز عالم دین حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے سابق استاد اسلامی یونیورسٹی کے کلیہ شرعیہ کے چیئرمین "مولانا عبداللہ کاکاخیل" دارفانی سے دارالبقا کی طرف تشریف لے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قاری سعید الرحمٰن کی اطلاع کے مطابق مولانا عبداللہ کاکاخیل صحت مند تھے۔ دو تین دن پہلے کچھ تکلیف محسوس ہوئی ٹیسٹ وغیرہ کرا کے رات کو اپنے چھوٹے بھائی اور مایہ ناز انجینئر یوسف کاکاخیل کو رپورٹیں دکھائیں کہ تمام کی تمام صحیح ہیں۔ صبح نو بجے اچانک وضو کرتے ہوئے تکلیف ہوئی اور دل کا دورہ پڑا اور اسی وقت روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیل کی رحلت اتنی اچانک ہوئی کہ دل یقین کرنے کو تیار نہیں لیکن حقائق دل کے تعین نہ کرنے سے رکا نہیں کرتے اور موت نے آخر کار آکر رہنا ہوتا ہے۔ سب مسئلہ دیر اور سویر کا ہے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: "رات کو سونے سے پہلے وصیت لکھ لیا کرو' پتہ نہیں موت کا کب وقت آپہنچے۔" میری (مفتی محمد جمیل خان) بدقسمتی کہ وقت پر اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے جنازہ کی شرکت سے محروم رہا میں لاہور تھا اور کراچی کے لئے روانہ ہو گیا تھا کراچی پہنچا تو اتنی تاخیر ہو گئی تھی کہ جنازہ میں پہنچ نہیں سکتا تھا ورنہ قاری سعید الرحمٰن صاحب نے بہت کوشش کی کہ مجھے اطلاع مل جائے اور میں سفر آخرت کے لئے اپنے استاد محترم کو روانہ کر سکوں۔

مولانا عبداللہ کاکاخیل حضرت مولانا نافع گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ دارالعلوم دیوبند کے مشہور و مقبول استاد تھے) کے فرزند اور عظیم بزرگ حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا اور مجاہد "تحریک ریشمی رومال" کے بھتیجے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بلا کی ذہانت عطا فرمائی تھی قرآن مجید کے حفظ کے بعد خاندانی روایت کے مطابق درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ تکمیل تعلیم حضرت اقدس محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے کی بعد ازاں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ حضرت کی اجازت سے تشریف لے گئے اور وہاں مثالی طالب علم کی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ مدینہ یونیورسٹی میں اس وقت استاد کی حیثیت سے تقرری کی پیشکش ہوئی اور معقول تنخواہ بھی مقرر کی گئی مگر اپنے استاد محترم حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تدریس بنوری ٹاؤن میں کریں گے۔ بڑی تنخواہ کو چھوڑ کر تین سو روپے ماہوار پر بنوری ٹاؤن تشریف لے آئے اور تدریس شروع کر دی۔ آپ کا درس طلبا میں بہت زیادہ مقبول ہوا۔ کافی عرصہ تدریسی فرائض انجام دیتے رہے پھر حضرت کے حکم پر نائیجیریا تشریف لے گئے اور چند سال وہاں خدمات انجام دیں بعد ازاں اسلام آباد یونیورسٹی تشریف لائے اور اپنی قابلیت اور علمی صلاحیت کی وجہ سے مقبول اساتذہ میں گردانے جانے لگے اور ترقی کرتے کرتے اونچے درجے پر فائز ہو گئے۔ حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ذہانت اور سادگی کی بہت زیادہ تعریف فرماتے ایک دفعہ فرمایا کہ اس کی عربی مجھ سے بہتر ہے ایک دفعہ فرمایا اس شخص میں بلا کی صلاحیت ہے' واقعی صلاحیت ہی تو تھی کہ اسلام آباد یونیورسٹی میں دنیا بھر کے بڑے بڑے اسکالروں سے ایک سیدھے سادھے مولوی نے اپنی علمیت کا اعتراف کر والیا۔ سادگی اتنی کہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ شخص اتنے بڑے عہدے پر فائز ہے۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر علمی دنیا میں مگن یہ شخص علم کی خدمت کرتے کرتے اچانک ایسا گیا کہ تاریخ کا ایک حصہ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں ان کو مقام عطا فرمائے۔ حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مرشدی مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور ختم نبوت کے دیگر اراکین خانزادہ حضرت مولانا عزیز گل کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔ راقم الحروف (مفتی محمد جمیل خان) کے مشفق ترین استاد تھے اور ابتدائی تعلیم کا بیشتر حصہ آپ کی نگرانی میں پورا کیا' میرے علم دین کی تکمیل میں ان کا بہت زیادہ حصہ ہے اس طرح ان کی وفات میرے لئے ذاتی صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ برادرم محمد یوسف کاکاخیل' عزیزم محمد عاصم' عزیزم عدنان اور خاندان کے تمام متعلقہ افراد کے لئے واقعی یہ ایک عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات اور ان کے اہل خانہ اور عزیزوں اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطاعتِ خداوندی قرآن و سنت کے آئینے میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿یاایھاالذین آمنو اطیعو اللہ واطیعوالرسول﴾ (سورئہ نسآ ۵۹)

ترجمہ : "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں سے اطاعت کا یہ مطالبہ اس بنیاد پر ہے کہ اس کائنات کا حقیقی حکمران وہی ہے۔ اس نے ہمیں صرف زندگی ہی نہیں دی بلکہ زندگی بسر کرنے کے تمام لوازم بھی عطا فرمائے ہیں۔ اس کی عنایت اور کرم کا حساب کرنا ممکن نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وان تعدو نعمة اللہ لا تحصوھا﴾

(سورئہ ابراہیم :۳٤)

ترجمہ : "اور اگر گنو احسان اللہ کے تو نہ گن سکو گے۔"

بندوں کا حقیقی منصب صرف اطاعت کا ہے اور اگر وہ کوئی تصرف کا حق رکھتے ہیں تو صرف اللہ کے نائب کی حیثیت سے رکھتے ہیں' یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' ایک مسلمان کے لئے یہ اقرار کرنا ضروری ہوتا ہے کہ وہی ذات تنہا اس کائنات کی خالق و مالک اور حاکم ہے' اس توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ محمد رسول اللہ کی رسالت اور اطاعت کا اقرار بھی ضروری ہے' اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ اور اطاعت کا اقرار بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "اگر میرے رسولوں کی اطاعت کرو گے تب ہی تم کو ہدایت ملے گی۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا : "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"

اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ صرف اللہ کی ہی عبادت کی جائے اور اسی کے احکام کو مانا جائے۔

بابو شفقت قریشی سہام

اسلام ایک خاص طریق فکر ہے اور پوری زندگی کے متعلق ایک خاص نقطہ نظر ہے' اس طریق فکر اور طرز عمل سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے وہی مذہب ہے اور اسلام نام ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا' ایک شخص اس وقت تک خود کو مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کرے' اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے وہ اپنی اور اپنے پیارے نبی اکرم ﷺ کی اطاعت پر زور اس لئے دیتا ہے کہ وہ انسان کی فلاح اور بہتری چاہتا ہے' اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے زمین پر اپنی خلافت عطا فرمائی۔ وہ شیطان کا غلام بن کر دنیا میں زندگی بسر کرے اور تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے یہ اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور جو روشنی رسولوں کے ذریعے انسانوں کو بھیجی گئی ہے اس کو لے کر چلیں تاکہ ان کو سیدھا راستہ مل سکے اور دنیا اور آخرت میں ان کو عزت حاصل ہو سکے اور یہ فائدہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت بھی کی جائے یعنی صرف زبان سے ہی آمنا و صدقنا نہ کہا جائے بلکہ اس پر عمل کیا جائے۔ جن کاموں سے روکا جائے ان سے پرہیز کرنے کا صرف زبانی اقرار ہی نہ کیا جائے بلکہ اپنے اعمال میں بھی اس سے پرہیز کیا جائے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطلب ہے مسلمان ہونے کا اقرار کرنا' گویا اس بات کا اقرار کرنا کہ اطاعت کرنی ہے تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی کرنی ہے' اگر کوئی کام کرتا ہے تو وہ بھی اللہ کی رضا کے لئے اور کسی کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی اسی کی خوشنودی اور رضا کے لئے چھوڑتا ہے۔ عرب شراب پر جان دیتے تھے لیکن جونہی قرآن کریم میں شراب کی حرمت کا حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملا تو شراب کے رسیاؤں نے اپنے ہاتھوں سے شراب کے مٹکے توڑ کر شراب گلیوں میں بہا دی۔ حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ملتے ہی جس کا ہاتھ جہاں تھا وہیں ان کے منہ سے لگا ہوا شراب کا پیالہ ہٹا دیا گیا اور ایک قطرہ حلق میں نہ جانے دیا' یہ ہے ایمان کی شان اور اس کو کہتے ہیں اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت۔

جب بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم فرمایا ساتھ ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور محبت کا خصوصیت کے ساتھ حکم فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ﴾ (سورہ آل عمران)

ترجمہ :"تو کہہ کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تاکہ محبت کرے تم سے اللہ۔"

اسلام ایک خاص طریقِ فکر ہے اور پوری زندگی کے متعلق ایک خاص نقطہ نظر ہے

ایک حدیث کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

"اور وہ لوگ جو ہمارے رسول کی خلاف ورزی کرتے ہیں (اطاعت نہیں کرتے) ان کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں وہ کسی آفت میں نہ پڑ جائیں۔"

زندگی میں انسان کو ہر ہر قدم پر دو راستے ملتے ہیں ایک اسلام یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا دوسرا کفر و نفاق یعنی انکار اور نافرمانی کا۔ خوش نصیب ہیں وہ جو ہر چیز کو ٹھکرا کر اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے لئے دنیا کی تمام خوشیوں کو ترک کر دیتے ہیں' ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے سارے معاملات قرآن و سنت کے تابع بنائے اور اطاعت خداوندی کو اپنا شعار بنا کر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایمان کی شان کو دوبالا کر دے کیونکہ ایمان کے بنیادی اصولوں میں سے ہے کہ ماننا اور اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اطاعت ہم پر فرض ہے۔

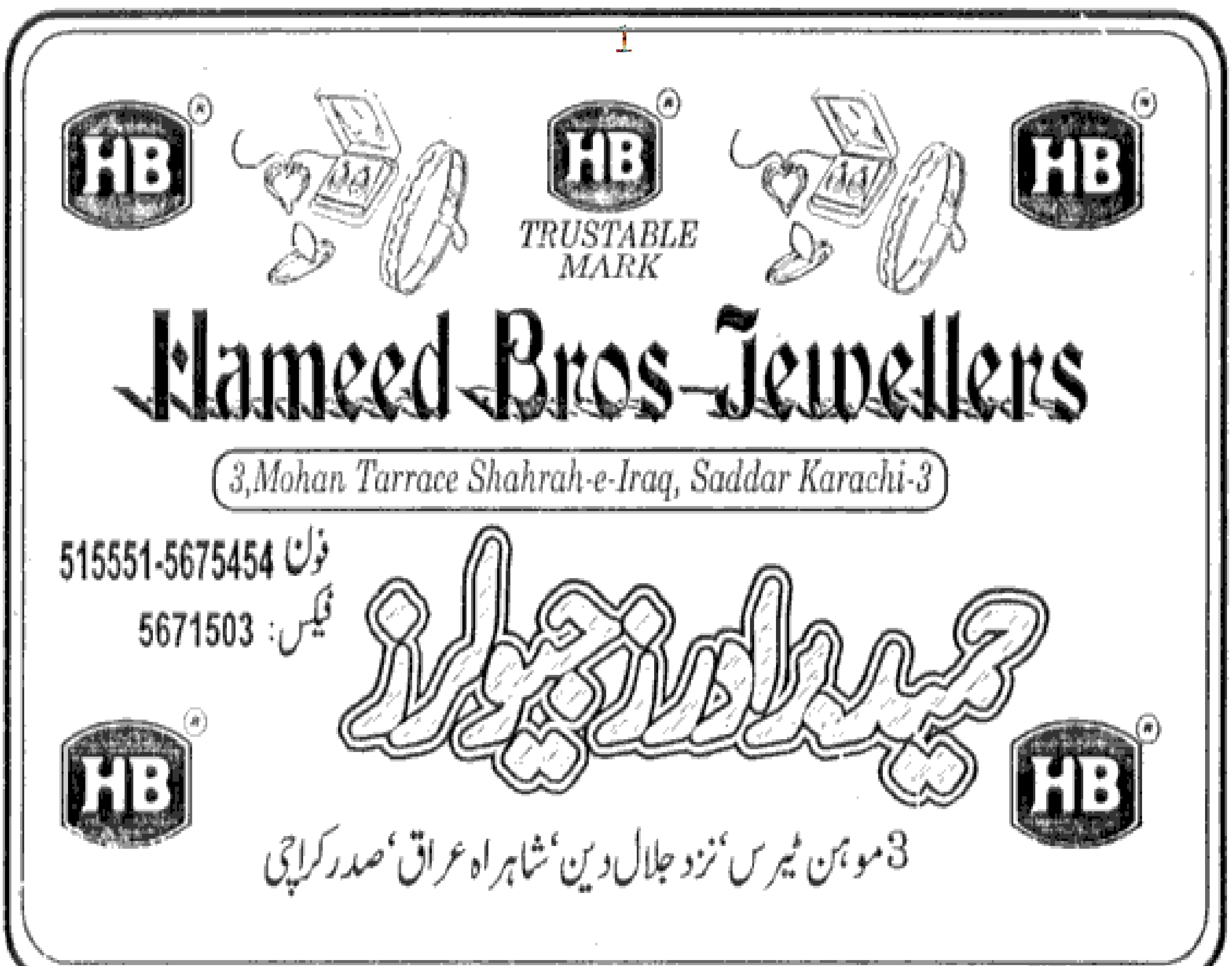

مسئلہ ختمِ نبوّت

ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک و مشتبہ نہیں رہا اور نہ ہی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی' لیکن برصغیر پاک و ہند میں انگریزی حکومت نے اپنے مفاد اور تاریخی اسلام دشمنی کی تکمیل کے لئے اسلام کے اس مرکزی عقیدہ پر ضرب لگانا ضروری سمجھا تاکہ مسلمانوں کی وحدت کو ختم کیا جائے۔ اس سازش کی تکمیل کے لئے انگریزوں کو پنجاب کے ضلع گورداسپور سے ایک ایسا شخص ہاتھ آیا جو اس مقصد کی تکمیل کے لئے موزوں تھا۔ اس نے انگریزوں کی حمایت کے تحت اپنی امت بنائی اور نئی نبوت کی بنیاد ڈالی اور بہت سی کتابیں لکھیں' ان کتابوں کے بنیادی مقاصد تین ہیں:

☆ اپنی شخصیت اور دعاوی پر زور دینا۔

☆ تحریفات قرآن کو معارف بتلانا۔

☆ مسلمانوں کی دشمنی اور انگریزوں کی دوستی پر زور صرف کرنا۔

یہی اس کی ساری کارروائی کا خلاصہ ہے' بقول اقبال مرحوم۔

سلطنت اغیار را رحمت شمرد
رقصہائے گرد کلیسا کرد و مرد

اس لئے ناواقف مسلمانوں کے بچانے کے لئے ضروری ہوا کہ ختم نبوت پر کچھ عرض کریں' اسلام کو ایک عمارت سمجھو اور اہم عمارت کے تین نقشے ہوتے ہیں' جن کو انجینئر مرتب کرتا ہے:

☆ ذہنی و فکری نقشہ' ☆ تحریری و کتابتی نقشہ' ☆ خارجی نقشہ۔

اسلام عقائد' اخلاق و عبادات کی ایک عمارت تھی جس کا پورا نقشہ علم الٰہی میں منضبط تھا' پھر اس نقشہ کو کتاب و سنت میں منضبط کیا گیا۔ جو عمارت اسلام کی گویا تحریری شکل تھی' پھر مسلمانوں کا تقریباً چودہ سو سال کا مسلسل عمل اس نقشہ اور عمارت اسلام کا خارجی وجود تھا۔ یہ تینوں وجود باہمی متفق ہوتے آئے ہیں' اللہ کے علم میں اسلام کی جو حقیقت تھی وہی قرآن و حدیث میں نمودار ہوئی اور قرآن و حدیث میں اسلام کی جو حقیقت تھی وہ مسلمانوں کے ذہن و

حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ

فکر میں متواتر نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی گئی۔ اسلام کے بنیادی امور میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا' اگرچہ دیگر امور میں اختلاف رہا یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے لیکن آج تک انہوں نے ختم نبوت کی بنیادی حقیقت میں کسی قسم کا اختلاف نہیں کیا' البتہ اسلام اور اسلام کے سرچشموں یعنی کتاب و سنت سے الگ ہو کر انکار کیا جاسکتا تھا' اور کیا گیا۔ اب ہم اس مسئلے پر دو پہلوؤں سے بحث کریں گے: ☆ نقل' ☆ عقل۔

نقل میں تین امور زیر بحث آئیں گے: ☆ کتاب یعنی قرآن کریم اور ختم نبوت' ☆ حدیث اور ختم نبوت' ☆ اجماع اور ختم نبوت۔ اس کے بعد ختم نبوت کے عقلی پہلو کو بیان کریں گے۔

قرآن کریم اور ختم نبوت:

قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا گیا۔ ہم نظر یہ اختصار چند آیات کا انتخاب کرتے ہیں' پہلی آیت ختم نبوت ہے جو سورۂ احزاب میں:

﴿ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئی علیما﴾

یہ آیت بالخصوص ختم نبوت پر دال ہے۔

ترجمہ: "محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔" یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی' بس جن کو ملنی تھی' مل چکی۔ اس لئے آپ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آخری زمانے میں حیثیت امتی آئیں گے' جیسے تمام انبیا اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ اور اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے' یعنی یہ بھی جانتا ہے کہ زمانہ ختم نبوت اور محل ختم نبوت کونسا ہے۔"

خاتم تا کے کسرہ کے ساتھ اکثر قرأ کی قرأت ہے اور فتح تا کے ساتھ حسن و عاصم کی قرأت ہے پہلی قرأت کے بموجب خاتم النبیین کا معنی سب نبیوں کو ختم کرنے والا اور فتح والی

قرأت کا معنی سب نبیوں پر مہر' دونوں قرأتوں کا مطلب ایک ہے وہ یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد عطأ نبوت کا دروازہ بند ہے کیونکہ مہر کا معنی بندش نبوت' یہ بیان کرنے کا ایک بلیغ پرایہ ہے جس پر خود قرآن و سنت لغت عربیہ متفق ہیں۔ قرآن نے ان کافروں کے متعلق جن کے نصیب میں ایمان نہیں تھا' ان کے حق میں بندش ایمان کو بلفظ مہر بیان کیا فرمایا:

ان الذین کفرو سواء علیھم ء انذرتم ام لم تنذرھم لایومنون ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم

ترجمہ: "یقیناً کچھ خاص لوگ ایسے کافر ہیں کہ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے' کیونکہ مہر لگ چکی ان کے دلوں اور کانوں پر۔"(البقرہ: ۶'۷)

اگر مہر کی تعبیر سے یہاں ایمان کا دروازہ بند ہوا تو آیت خاتم النبیین میں نبوت کا دروازہ بند ہونا ضروری ہے۔ صاحب قرآن نے خود آیت کی تفسیر کی ہے' مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوداؤد و ترمذی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت سے قبل دجال کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے آگے فرمایا: ﴿وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی﴾ حالانکہ "میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔" یہی الفاظ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی و احمد نے مرفوعاً نقل کیے ہیں۔ بخاری و مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبوت کو ایک ایسے گھر سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی تعمیر میں ہر نبی کی نبوت بطور ایک اینٹ کے لگ گئی' اور تکمیل عمارت میں صرف ایک اینٹ کی خالی جگہ تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فانا ھذہ اللبنۃ وانا خاتم النبیین "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی کونے کی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ خصوصیات بیان کی گئیں ہیں' ان میں چھٹی خصوصیت وختم بی النبیون یعنی مجھ پر پیغمبری کا سلسلہ ختم ہوا(رواہ مسلم فی الفضائل)

ابن ماجہ نے باب فتنۃ الدجال میں حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے: وانا اخرالانبیأ وانتم آخرالامم "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" اسی طرح صحیحین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانا: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی "تیرا تعلق مجھ سے وہ ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔" بجز اس کے کہ ہارون نبی تھے اور میرے بعد نبی نہیں ہو سکتا اسی طرح صحیحین کی یہ روایت ﴿لم یبقی من النبوۃ الا المبشرات﴾ "نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی بجز سچے خوابوں کے۔" آیت ختم کے متعلق خود مرزا صاحب کا ازالہ اوہام ص ۶۱۴'۲۵۲ میں بیان ہے لکھتے ہیں: "اگر وہ رسول ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔" یہ کہ بعد ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح ص ۴۶ میں لکھتے ہیں: "ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے یہ کتاب البریہ ص ۱۴۸ پر لکھتے ہیں۔ آنحضرت نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' اور حدیث لا نبی بعدی ایک ایسی مشہور ہے کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے' اپنی آیت کریمہ ﴿ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین﴾ سے بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ تریاق القلوب ص ۳۷۹ میں لکھتے ہیں۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

نیز حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا قادیانی ص ۲۴ میں یہی مضمون ہے۔

ان تشریحات کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ آیت مذکورہ ختم نبوت میں قطعی الثبوت ہونے کے علاوہ قطعی الدلالت بھی ہے۔

Ph : 7512251
AJ
Al-Abdullah Jewellers
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi.

شجاعت کے عظیم پیکر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت و بہادری کے عظیم پیکر تھے آپ ﷺ نے متعدد جنگوں میں شجاعت و بہادری کے اعلیٰ نمونے امت کو دیئے' جہاد چونکہ امت مسلمہ کی کامیابی و کامرانی کا موثر ذریعہ ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاقیام قیامت جہاد جاری رکھنے کی تاکید بھی فرمائی .... (مدیر)

مولانا محمد حسن ڈیروی

وصفِ شجاعت انسانیت کا اعلیٰ جوہر اور اخلاق کا سنگ بنیاد ہے' عزم استقلال' حق گوئی اور راست گفتاری یہ تمام باتیں شجاعت ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سینکڑوں مصائب و خطرات اور بیسیوں معرکے اور غزوات پیش آئے لیکن کبھی پامردی اور ثبات کے قدم نے لغزش نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

''مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے : سخاوت' شجاعت' قوت مردانگی اور مقابل پر غلبہ ''آپ نبوت سے قبل ہی اور بعد بھی یعنی زمانہ نبوت میں بھی صاحب وجاہت تھے۔''

بدر میں گھمسان کی لڑائی میں ۳۰۰ نہتے مسلمانوں کے قدم جب ایک ہزار مسلح فوج کے حملوں سے ڈگمگائے تو دوڑ کر مرکز نبوت میں ہی پناہ لی' حضرت علی رضی اللہ عنہ جن کے دست وبازو نے بڑے بڑے معرکے سر کئے کہتے ہیں کہ جب بدر میں زور کا رن پڑا تو ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آڑ میں آکر پناہ لی' اس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر' شجاع اور دلیر کوئی نہ دیکھا گیا۔ (مدارج النبوۃ)

''مشرکین کی صف سے اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی قریب نہ تھا۔'' (سیرۃ النبی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ مضبوط دیکھا اور نہ فیاض دیکھا اور نہ دوسرے اخلاق کے اعتبار سے پسندیدہ دیکھا اور ہم جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے بڑا شجاع وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہتا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے قریب ہوتے تھے کیونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ (نشر الطیب)

غزوۂ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقابل فراموش جرأت و بہادری کے عظیم جوہر دکھائے جب عتبہ بن ابی وقاص نے موقع پر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا' جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوگئے اور ہونٹ مبارک زخمی ہوئے اور عبداللہ بن قمیہ نے اس زور سے حملہ کیا کہ رخسار مبارک زخمی ہوگئے اور خود کے دو حلقے رخسار مبارک میں گھس گئے۔ اتنے میں ایک اور کافر نے پتھر مار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو زخمی کیا' ان تمام حالات کے باوجود بھی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہادر اور جرأتمند پہلوان کی طرح میدان کارزار میں ڈٹے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر اُف تک نہیں آئی' جبکہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نظروں کے سامنے ہیں' پیشانی مبارک سے خون پونچھتے جاتے اور یہ فرماتے جاتے :

رب اغفرلقومی فانهم لایعلمون

''اے پروردگار! میری قوم کی مغفرت فرما وہ جانتے نہیں۔'' (مسلم شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودتے کھودتے جب ایک سخت چٹان نکل آئی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''ٹھہرو میں خود

ہی اتر تا ہوں" باوجودیکہ بھوک کی وجہ سے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال دستِ مبارک میں پکڑی اور اس چٹان پر ماری تو چٹان دفعتاً ٹوٹ گئی۔" (سیرۃ النبی)

غزوۂ حنین میں ہوازن کے بے پناہ تیروں کی بارش ہوئی تو مسلمانوں کی کثیر تعداد فوج دفعتاً میدان سے ہٹ گئی' لیکن آپ مع چند

> حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
> "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ مضبوط دیکھا اور نہ فیاض دیکھا۔"

جاں نثاروں کے بدستور میدان میں کھڑے رہے' اس وقت بار بار آپ اپنے خچر کو ایڑ لگا کر آگے بڑھنے کا قصد فرما رہے تھے' لیکن جاں نثار مانع آتے تھے' اب دشمنوں کی تمام فوج کا نشانہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی با ایں ہمہ پائے اقدس میں لغزش نہیں ہوئی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ جو اس معرکہ میں شریک تھے کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا حنین میں تم بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں! یہ سچ ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے' خدا کی قسم جب لڑائی پورے زور پر ہوتی تھی تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پہلو میں پناہ لیتے تھے' ہم میں سب سے بڑا بہادر وہ شمار ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ شجاع تھے ایک دفعہ مدینہ منورہ میں رات گئے شور کی آواز آئی' لوگوں نے ایک دوسرے کو جگایا کہ دشمن آ گئے! مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شور کی آواز سنتے ہی تن تنہا گھوڑے پر زین کے بغیر گھوڑے کی برہنہ پشت پر سوار ہو کر تمام خطروں کے مقامات پر گشت لگا آئے اور جانے والے لوگوں کو راستے میں آ کر تسکین دی کہ کوئی خطرے کی بات نہیں واپس لوٹ چلو۔ (صحیح بخاری)

کیا کوئی ہے جو ایسا نڈر لیڈر دکھائے؟ جو ایسے پُر خطر موقع پر قوم کو اطلاع کئے بغیر اندھیری رات میں تسکین قوم کے لئے تن تنہا چل کھڑا ہو؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت پر صد آفریں۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا شیر محمدؒ انتقال فرما گئے

حضرت مولانا شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ستر سال کی عمر میں ۲۶/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱/جولائی ۱۹۹۹ء ایک حادثہ کے نتیجے میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نمازِ جنازہ ابن شیخ القرآن حضرت مولانا اشرف علی نے پڑھائی مرحوم کو حضرو ضلع اٹک کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ مرحوم ایک عظیم علم دوست شخصیت تھے۔ آپ نے مولانا قاضی شمس الدین' مولانا نور محمد ملہوولی' مولانا ولی اللہ (انہی) مولانا لال حسین اختر (سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) مولانا محمد عبداللہ درخواستی' شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان اور مولانا غلام مصطفیٰ مرجان رحمہم اللہ علیہم سے اکتساب علم کیا۔ بعد ازاں موصوف نے ایک عرصہ دراز تک واہ کینٹ' حضرو اور پنڈ سلطانی (اٹک) میں تدریس کے ذریعے دین کی خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان' متعلقین اور تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

از: مفتی ہارون مطیع اللہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین صاحب بھی انتقال فرما گئے

مولانا مرحوم دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل تھے

زندگی بھر قرآن وحدیث کے درس و تدریس میں مصروف رہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین صاحبؒ نوے سال کی عمر میں دار العلوم نعمانیہ صابیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم ڈی آئی خان کی علمی شخصیات میں ایک عظیم مقام رکھتے تھے' ایک عرصہ دراز تک دار العلوم نعمانیہ میں حدیث شریف کی بڑی کتب پڑھاتے رہے۔ علاوہ درس و تدریس ہمیشہ ذکر اللہ میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اشرف کھوکھر کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین اور ادارہ ہفت روزہ "ختم نبوت" کے تمام کارکنان نے مولانا مرحوم کے تمام لواحقین' متعلقین اور پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین) تمام قارئین "ختم نبوت" سے بھی مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ ختم نبوت)

انیسویں صدی کا خطرناک مجرم اور اس کے جرائم

حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی! یہ بھی کوئی مسئلہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ثابت کیا جائے؟ بالفاظ دیگر سورج کو سورج ثابت کرنے کے لئے ثبوت اور دلیل کی ضرورت پڑگئی مگر کیا' کیا جائے پنجاب کے ایک مراقی نے اپنے دماغی خلل کی وجہ سے یہ کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی نہیں ہیں بلکہ ان کے بعد مجھے نبوت ملی ہے اور میں آخری نبی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسود عنسی کو بوجہ دعوئ نبوت جہنم واصل کیا گیا۔ دوسرا مسیلمہ کذاب کو خالد بن ولیدؓ نے واصل جہنم کیا' عباسی عہد میں اسی قسم کے ایک پاگل محمود بن فرج کو خلیفہ متوکل نے پھانسی دے دی یہی خناس مرزا غلام احمد قادیانی کے دماغ میں پیدا ہوا اور اس نے مجدد' مسیح' مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسلامی احکام کی رو سے یہ شخص اس دعویٰ کے بعد دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا دنیا کا بدترین جھوٹ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک نظر میں

مرزا کا نام و نسب خاندان :

نام غلام احمد ہے' مرزا کا نسبی تعلق مغل قوم کی شاخ برلاس سے ہے وہ خود کتاب البریہ کے حاشیہ پر لکھتا ہے: "ہماری قوم برلاس ہے۔" (بحوالہ کتاب مذکورہ حاشیہ صفحہ ۱۳۴) لیکن کچھ عرصہ بعد لکھا کہ وہ ایرانی النسل ہے' اسی کتاب کے حاشیہ پر وہ خود کو "فارسی النسل لکھتا ہے۔" مرزا کا خاندان انگریزی حکومت سے جو پنجاب میں نئی نئی قائم ہوئی تھی شروع سے ہی وفادارانہ و مخلصانہ تعلق رکھتا تھا۔ اس کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا یہ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ مرزا ۱۸۳۹ء یا

محمد رمضان میاں

۱۸۴۰ء میں ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا تھا۔ حاشیہ کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ پر وہ خود لکھتا ہے: "۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے وقت میری عمر ۱۶ سال کی تھی ابتدائی تعلیم اپنے باپ سے گھر ہی میں حاصل کی پھر مولوی فضل الٰہی اور مولوی گل علی شاہ سے نحو صرف اور منطق کی کتابیں پڑھیں۔"

ملازمت اور مشغولیت :

مرزا جی نے سیالکوٹ شہر ڈپٹی کمشنر کچہری میں بہت کم تنخواہ پر ملازمت کی وہ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک ملازم رہا' دوران ملازمت انگریزی کی دو کتابیں بھی پڑھ لیں۔ اسی زمانہ میں مختاری کا امتحان بھی دیا مگر انتہائی غبی ہونے کی وجہ سے امتحان میں ناکام ہوا' ملازمت کے متعلق خود بھی لکھتا ہے: "انتیس سال کی عمر میں سیالکوٹ ایک ابتدائی محکمہ میں کلرک کی نوکری کی۔" اخلاق و اوصاف کے متعلق کیا کہا جائے۔ ان کے نام نہاد مرید نے کہا کہ مرزا صاحب بچپن ہی سے بہت سادہ لوح تھے' دنیا کی چیزوں سے ناواقفیت اور استغراقی کیفیت شروع ہی سے ان میں نمایاں تھی۔ ان کو گھڑی کی چابی دینا نہیں آتا تھا' وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسہ یعنی گنتی گن کر معلوم کرتا۔

توحید و رسالت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا ایمان کی اساس اور بنیاد ہے یہ بات تو سب پر عیاں ہے کہ باطل اس بنیاد کو کمزور کرنے کی کوشش ہمیشہ سے کرتا رہا ہے کہ جس طرح سے بھی ممکن ہو مسلمانوں کو ان کے پاک صاف عقیدہ سے دور کر دیا جائے اور اسلام کے ہی نام پر مسلمانوں کو جہنم کے دہانے پر لاکھڑا کر دیا جائے' شیطان' باطل طاقتوں میں گھس کر مزید وسوسے پہنچاتا رہا اور ان کے مذموم ارادوں اور مکروہ عزائم کو پختہ کرتا رہا' چنانچہ کبھی فتنہ انکار حدیث کھڑا ہوا تو کبھی خلق قرآن کا مسئلہ اور کبھی اہل قرآن کے نام پر مسلمانوں کو حدیث سے دور کرنے کی بدترین سعی کی گئی۔ تو کبھی ہمہ اوست کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو توحید سے ہٹایا گیا اور کبھی برملا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کو ماننے سے انکار کیا گیا۔ چنانچہ برطانیہ نے اپنے خود کاشتہ پودے کو اس مشن کے لئے دنیا کے سامنے کھڑا کر دیا کہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا جائے اور ان کے اندر روح جہاد و عظمت جہاد کو ختم کیا جائے اور حکومت برطانیہ کی غلامی پر رضامند کیا جائے' جس کا اظہار انگریزی نبی نے خود اپنی تحریروں میں کیا۔ مرزا

غلام احمد قادیانی حکومت برطانیہ کو پیش کردہ ایک تحریر میں اپنے باپ اور بھائی کی وفاداری اور خدمت گزاری کا تذکرہ انگریز کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے: "اس لئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ (برطانوی حکومت) کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کا اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے' اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے' جیسا کہ اس کا شکر کرنا چاہئے' (نعوذباللہ) سو میرا مذہب جس کو بار بار میں ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصہ ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن و امان قائم کیا۔" مرزا اس کی وضاحت اس طرح کرتا ہے کہ: "سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" چنانچہ حکومت برطانیہ کے سمٹ کر ایک محدود حصہ تک محصور ہو جانے کے بعد تمام اہل باطل نے اس باطل کی بنیاد اور باطل کی پرستش کے لئے اٹھائی گئی' جماعت کو اپنے آلۂ کار کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اس کی نشوونما اور پرورش پرداخت میں پورا پورا حصہ لیا اسرائیل' لندن' جرمنی اور امریکہ وغیرہ سے قادیانیوں کا تعلق بالکل صاف ہے اس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کو آئینی طور پر اقلیت قرار دیا گیا اور واضح طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا تو مرزا طاہر کی گرفتاری کا حکم ہوا تو قادیانیت نواز آقا نے اس کو اپنے ملک برطانیہ میں امان دی اور تاحال مرزا طاہر لندن میں ہے اور وہاں بیٹھ کر انٹرنیٹ' ٹی وی' اخبار اور دیگر ذرائع کو اپنے ہاتھ میں لے کر باطل تحریک کو پھیلا رہا ہے جو مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے؟

اس کے علاوہ خود ہندو فاشسٹ تنظیموں کے مقاصد اور قادیانیوں کے عزائم میں کافی قربت پائی جاتی ہے' جس کا پتہ ڈاکٹر شنکر داس مہر کے ۲۲/اپریل ۱۹۳۲ء کے اخبار بندے ماترم میں چھپے مضمون کے درج ذیل اقتباس سے ہوتا ہے:

"ہندوستان کے مسلمان اپنے آپ کو ایک علیحدہ قوم تصور کرتے ہیں اور وہ اب بھی اسلامی وطن کا گن گانے اور اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کو بے تاب ہیں ان مسلمانوں کا اگر بس چلے تو وہ اس بھارت کو عرب میں تبدیل کردیں۔ لیکن اس تاریکی اور ناامیدی کی حالت میں قادیانیت ایک امید کی کرن بن کر ابھری ہے' جسے ہمارے دلوں کو اطمینان اور سکون نصیب ہوا۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کے جرائم کی ایک جھلک:

ڈاکٹر مہر مزید لکھتا ہے: "جس شخص نے بھی قادیانیت مذہب اختیار کیا اس کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ختم ہو گیا بلکہ دین اسلام کے متعلق اس کے نظریات بھی بدل گئے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان قادیانیت کی مخالفت کر رہے ہیں۔" (بحوالہ قادیانیت کا اصلی چہرہ)

دجال امت جھوٹوں کا سردار مرزا غلام احمد قادیانی وہ فرد ہے جس نے کلمہ کو ہی بنیاد بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کیا اول قول بنا کرتا تھا لیکن اس حد تک نہیں کہ اسے دائرہ اسلام سے خارج کہا جائے لیکن شدہ شدہ اس نے کفر و ضلالت کی طرف قدم بڑھا دیئے کبھی کہا کہ میں مہدی ہوں تو کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اس دعویٰ پر اصرار کیا ستم یہ ہے کہ خود کو نبی اور رسول کہنے لگا۔ بات دعوے اور اعلانات تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے ۲۳/مارچ ۱۸۸۸ء سے لدھیانہ میں اپنے مسلک باطل کے لئے سلسلہ بیعت بھی شروع کیا۔ ختم نبوت کے سلسلے میں اس کا عقیدہ کیا ہے؟ یہ تو ہم اچھی طرح جان چکے ہیں اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ ختم نبوت کے سلسلے میں ہم مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے' اس لئے اس کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں خود اس کی ذات اور حدیث رسول کا موازنہ کر کے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس مفتری' کذاب نے کتنا جھوٹ گھڑا ہے' اسلام کی مستند کتب حدیث میں سے صحیح مسلم شریف کی روایت ہے:

"سعید ابن مسیب سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؐنے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ ابن مریم عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے اور وہ صلیب کو توڑیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' اور دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا اور دوسری ایک روایت میں یضع الجزیہ کے بجائے یضع الحرب کے الفاظ آئے ہیں' یعنی جنگ کو موقوف کردیں گے۔"

ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی نے حکومت و سلطنت کے خواب بہت دیکھے لیکن حقیقت میں نصیب نہیں ہو سکا' حدیث

شریف میں حاکم کے ساتھ عادل کی بھی قید ہے' حکومت تو ملی نہیں البتہ عدالت کی پندرہ روپے ماہوار کی نوکری مرزا کی ساری زندگی میں نظر آتی ہے۔ حدیث شریف میں واضح الفاظ آئے ہیں کہ مسیح موعود صلیب کو توڑیں گے' حالانکہ یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ مرزا کے دور میں عیسائیت کو خوب فروغ حاصل ہوا' لاکھوں لوگوں نے عیسائیت کو اختیار کیا اور صلیب تو درکنار ایک معمولی لکڑی بھی توڑنے کی اس میں ہمت پیدا نہیں ہوئی۔ جب ہندوستان میں مسلمان انگریز کے خلاف سربکف تھے تو مرزا نے اسی حدیث کا سہارا لے کر جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا کہ انگریزی سامراج کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا حالانکہ حدیث کا منشأ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اس طرح کا ماحول پیدا کیا جائے گا کہ جزیہ اور لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ الغرض مرزا قادیانی کی تشریح کو مان بھی لیں تو تاریخ کا ادنیٰ درجہ کا طالب علم بھی جان لے گا کہ اس کی حقیقت کیا ہے' ایک طرف دعویٰ ہے کہ لڑائی ہم نے بند کروی دوسری طرف دو دو بار خون ریز عالمی جنگیں ہوئیں' جن میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔

مرزائی عقیدہ کے مطابق ان کے ہاں خلافت کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے اور یہ لوگ قتل و قتال کی مخالفت کے دعویدار ہیں لیکن آئے دن خبریں بھیانک قتل و غارت گری' لوٹ کھسوٹ' استحصال' اجتماعی قتل' آبروریزی اور دوسری انسانیت سوز حرکتیں قادیانیت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی ہیں۔

آپ ٹھنڈے دل سے سوچئے تو سہی کہ اس نے امت کو کس کس طرح گمراہ کرنا چاہا اور خاتم الانبیأ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کے عقیدے پر کیسے حملہ آور ہوا۔ اس کے علاوہ جائے مؤرخین کے حوالوں سے یہ ثابت کیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی بڑھ چڑھ کر اور ایڑی چوٹی کا زور کر کے حمایت و تائید کی خود اس کی کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے :

☆...... "میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے' اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

(حوالہ تریاق القلوب ص ۹۰ج-اول)

اندازہ کیجئے اس انگریز نواز کذاب نے کس طرح اسلام کے مقدس فریضے کو مجروح کیا' مزید غور کریں کہ جس شخص کی زندگی کا بیشتر حصہ انگریزی حکومت کی تائید و اطاعت اور جہاد کی ممانعت میں گزرا اور اس قدر اس نے رسالے اور کتابیں لکھیں ہوں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر جاتی ہوں۔ تو ایسے شخص کے انگریزی سلطنت کے وفادار اور خود کاشتہ پودا ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے؟

☆...... "ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔" (حوالہ ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۷)

☆...... "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے مقاصد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(حوالہ تبلیغ رسالت ۲۶ ج ۲)

اندازہ کیجئے کہ باطل عقائد کے رکھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے اور کہلوانے پر ڈٹے ہوئے ہیں جو کہ حقیقت میں دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔

☆...... "میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین' مصر اور شام وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے' میں نے ۲۲ سال سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں بھیجدوں (حوالہ تبلیغ رسالت ۲۶۵ ج ۱)"

مرزا کا اس سے بڑا جرم کیا ہو سکتا ہے کہ اس کے جرائم کو بار بار ثابت کیا جائے' کبھی عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتا ہے' کبھی مسیح موعود کے مقدس عقیدہ کی توہین کرتا ہے' کبھی اپنے آپ کو نبی کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے' اس کے ان جرائم کو دیکھئے اور باطل عزائم پر نظر کریں یہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنا شکار بنانا چاہتا ہے۔ خدارا! قبل اس کے کہ اس کی تحریک ختم ہو جاتی۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کی مخالفت و ممانعت پر جہاں نثر کے ذریعے زور لگایا ہے وہاں نظم و شعر میں بھی جہاد کی حرمت کو اجاگر کیا ہے' چنانچہ وہ لکھتا ہے :

چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
(حوالہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹)

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو رکھتا ہے یہ اعتقاد
(حوالہ ضمیمہ گولڑویہ ص ۳۹)

☆......بلکہ جہاد اب قطعاً حرام ہے۔
(حوالہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۸ اور تیج المصلی ۱۸۰)

☆......سو آج سے دین کے لئے لڑنا قطعاً حرام کیا گیا ہے‘(حوالہ تبلیغ رسالت ۳۵-۳۶)

ان تمام تصریحات اور روشن حوالوں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا کی بعثت از طرف برطانیہ اپنی تائید واطاعت کو نمایاں کرنے اور جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے تھی اور مسیلمہ پنجاب کے چیلوں نے دین کے لئے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑنے کو حرام سمجھ کر انگریز کے ہاتھ خوب مضبوط کئے۔ آج بھی انہی ممالک میں ان کے اڈے ہیں جہاں انگریز کا ذہن اور تہذیب و تمدن موجود ہے۔ کیونکہ فطری امر ہے کہ ہر طرف اپنے مناسب ماحول ہی میں برگ و ثمر لاتا ہے تو قادیانیت کا خود کاشتہ پودا بھلا اس فطری معاملہ سے کیسے الگ رہ سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اتنا ہی نہیں کیا بلکہ ایڑی چوٹی کے زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر حملہ کیا‘ وہ معاذاللہ تعالیٰ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہوا تصور کرتا ہے۔ اس کے چند اقوال ملاحظہ ہوں:

(۱)...... منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد
(حوالہ تریاق القلوب ص ۳)

(۳)...... دین اسلام مرزا کے نزدیک کیسا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی‘ مگر مرزا قادیانی کے وقت چودھویں رات کے چاند اور بدر جیسی ہے۔
(الحوالہ محصلہ خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱)

نیز لکھتا ہے: "اسلام پہلے ہلال تھا اب بدر ہو گیا ہے (یعنی میرے آنے کے بعد)۔"
(حوالہ محصلہ خطبہ الہامیہ ۱۸۱تا۱۸۴)

(۴)......"غلبہ کامل (دین اسلام) کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت ظہور میں آیا۔" (حوالہ چشمہ معرفت ص ۸۲)

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے: "ہر شخص عمل کر کے ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے﴿العیاذ باللہ﴾
(حوالہ الفضل قادیان ۱۷/جولائی ۱۹۲۲ء)

(۵)......"مرزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات ہیں مگر میرے (مرزا قادیانی) کے دس لاکھ نشان ہیں۔"
(حوالہ تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱)

معجزہ اور نشان ایک ہوتا ہے۔ (نصرۃ الحق ص ۴۷)

(۶)...... مرزا مزید گستاخانہ انداز میں کہتا ہے کہ
آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (حوالہ حقیقۃ الوحی ص ۸۹)

مرزا قادیانی عجیب ظلی‘ بروزی مطیع اور غیر تشریعی نبی ہیں۔ ان کا تخت سب نبیوں سے اوپر بچھایا گیا مگر وہ ظلی نیچے رہے۔

(۷)...... نیز لکھتا ہے اس وقت ہمارا قلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہے۔ (نعوذباللہ من قولہ) (حوالہ ملفوظات احمدیہ ص ۴۶ ج ۳-۱)

ان عبارات میں مرزا نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فوقیت اور برتری کا جھوٹا دعویٰ کیا (العیاذ باللہ) یہ بندہ احقر کہاں تک مرزا کے جرائم اور اس کے خرافات کو نقل کرے‘ یہ تو کذاب ہے اور اس کی باتیں جھوٹ کا پلندہ ہیں اور اس کی جملہ کتابیں ایسی ہی خرافات سے پُر ہیں۔ مرزا قادیانی یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ کو بتایا ہے کہ میں محمد ہوں (حوالہ الفضل ص ۱۰) فانا احمد و محمد پس میں احمد ہوں اور محمد ہوں (چشمہ اللہ ص ۲۵)

قادیانیت کا مقصد:

اس جماعت کو انگریزی سامراج نے اس لئے جنم دیا تاکہ اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ رب العزت پر ایمان رکھنے والی مسلم امت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باطل اقتدار کی غلامی کا قلادہ پہنایا جائے اور اس پر خوش رکھا جائے۔ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی من مانی اور غلط تاویلوں کا سہارا لیا‘ مسلمانوں کے درمیان انتشار وافتراق کا بیج بویا اور جہاد جیسے مقدس فریضہ کی منسوخی کا اعلان کیا اور حکومت برطانیہ کی غلامی اور وفاداری کو عین اسلام قرار دیا۔ اور مرزا نے صلیبی سامراج کی اطاعت کو بھی فرض کہا ہے۔ (تبلیغ رسالت ۱۰۸)

کیا ان واضح ثبوت کے بعد بھی ہمارے لئے قادیانیت اور قادیانی ایجنٹوں کے دھوکہ میں آنے یا اس کے لئے یہ سوچنے کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ یہ مسلمان ہیں؟ جبکہ قادیانیت کا مقصد وجود ہی اسلام‘ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا اور باطل کو مضبوط کرنا ہے۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

* * * *

ریاض احمد گوھر شاھی کے باطل نظریات

ریاض احمد گوہر شاہی کی گمراہی اور ضلالت پر مفتی عصمت اللہ صاحب نے ایک مفصل فتویٰ تحریر کیا' جس کی تصدیق حضرت اقدس مولانا محمد تقی عثمانی 'مفتی عبدالرؤف 'مفتی محمود اشرف 'مفتی اصغر علی ربانی 'مفتی عبدالمنان 'مفتی مسیح اللہ 'مفتی کمال الدین 'مفتی حسین کریم وغیرہ نے مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ حوالہ البلاغ شائع کیا جارہا ہے

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ پاکستان (انجمن سرفروشان اسلام) کے نام سے ایک انجمن کچھ عرصہ سے ملک اور بیرون ملک سرگرم عمل ہے اس انجمن کا بانی اور سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی 'گوہر کے نظریات اور ملفوظات پر مشتمل کئی کتابیں اور رسالے منظر عام پر آچکے ہیں یہ کتابیں اور رسالے دین سے متعلق عجیب وغریب باتوں پر مشتمل ہیں مثلاً :

(الف) کلمہ پڑھے بغیر بھی اللہ تک رسائی ہو سکتی ہے۔

(ب) شریعت اور طریقت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

(ج) شریعت سے متعلق قرآن الگ ہے اور طریقت سے متعلق الگ ہے۔

(د) ولایت کا معیار بہت ہی اونچا اور معیاری ہے کہ ولی وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہو' یا اس سے ہم کلام ہوا ہو اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے وغیرہ۔

مفتی صاحبان سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا امور اور انجمن کے بانی کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا وہ ان امور کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟ مفصل اور مدلل جواب تحریر کیجئے تاکہ مسلمان گمراہی سے بچ سکیں۔

سائل

عبداللہ

36/G لانڈھی 'کراچی

الجواب :

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد :

سوال میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ شرعاً ان کا کیا حکم ہے؟ ان کے متعلق پہلے ان کی تصنیف کردہ کتب ورسائل سے ان کے کچھ نظریات اور قابل اعتراض مواد ہم پیش کریں گے' پھر ان پر ضروری تبصرہ کریں گے اور آخر میں اس کا خلاصہ اور مختصر۔ گور کا حکم تحریر کریں گے :

☆ مینارہ نور......ناشر...... (سروس پبلیکیشنز)

☆ تحفۃ المجالس......ناشر......(ایضاً)

☆ تحفۃ المجالس حصہ سوم......(ایضاً وایضاً)

☆ رہنمائے طریقت واسرار حقیقت...... ناشر ......(انجمن سرفروشان اسلام)

☆ روشناس......(سرفروش پبلیکیشنز)

☆ گوہر' سالانہ...... (سرفروش پبلیکیشنز پاکستان)

☆ تراشہ صدائے سرفروش حیدرآباد پندرہ روزہ

اب ان کتب ورسائل سے اہم اقتباسات ملاحظہ ہوں :

اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کیلئے اسلام ضروری نہیں :

(الف) "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو' خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔"

(فرمان گوہر شاہی پشت روشناس مینارہ نور اور تحفۃ المجالس)

(ب) "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو' مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے؟ جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے' عیسائی' ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔"

(گوہر ص ۴/ سرفروش پبلیکیشنز پاکستان)

(ج) "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ : مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم حاصل ہوئے ایک میں نے بتادیا اور اگر دوسرا تمہیں بتادوں تو تم مجھے قتل کردو گے' اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (گوہر ص ۴/ سرفروش)

(د) "کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔" (گوہر ص ۲)

"ہم بلا تفریق نسل ومذہب لوگوں

کو اللہ کی محبت کا درس دے رہے ہیں' جب اصحاب کہف سے محبت کے سبب اگر ایک کتا "حضرت قطمیر" بن کر جنت میں داخل ہو سکتا ہے تو جن کے دل اللہ کی محبت میں اللہ اللہ کررہے ہوں وہ کیونکر بخشش سے محروم رہیں گے۔"

(صدائے سرفروش ۱۲/ربیع الاول ۱۴۱۹ھ)

"ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی وہ بھی روحانیت کی طالب تھی' اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا' پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے' یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا:

تمہیں کیا چاہئے؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا:

خدا'

شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں..... خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں:

ایک راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔" پھر شاہ صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستہ میں کچھ قوانین کی پابندیاں ہیں خلاف راہ عشق کے۔" (گوہر سے سرفروش)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کے نزدیک مخصوص طریقہ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی ہو سکتی ہے' اور تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے' اس کو حاصل کرنے کے لئے مسلمان ہونا بھی کوئی ضروری نہیں' اسلام کے سوا دیگر مذاہب والے بھی اس کو حاصل کرسکتے ہیں' بلکہ کررہے ہیں' نیز مقصود اصلی روحانیت ہے جس کے لئے اسلام شرط نہیں' اور غیر مسلم خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا سکھ روحانیت حاصل کرنے کے بعد اس کی بھی مغفرت ہو سکتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے اسلام کوئی ضروری نہیں اس کے بغیر اس کا حصول ممکن ہے اور اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے موصوف نے دو دلیلیں بیان کی ہیں' ایک حدیث ابوہریرہؓ اور دوسری اصحاب کہف کا کتا جیسا کہ اس کی تفصیل اقتباسات میں مذکور ہوئی۔

یہ ساری باتیں قرآن کریم' احادیث طیبہ اور اجماع امت کی رو سے بالکل باطل اور کھلی گمراہی ہیں' کیونکہ "کفر" کے ساتھ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں' اور کوئی ذکر باعث قرب' باعث محبت الٰہی اور تزکیہ نفس نہیں' کفر کے ساتھ ذکر کرنے سے جو ظاہری فوائد نظر آتے ہیں وہ ذکر و یکسوئی کا ظاہری اثر ہے' لیکن یہ ذکر باعث قرب و رضا اور باعث مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتا' قبولیت اعمال صالحہ کے لئے "ایمان" شرط اول ہے اور ایمان شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں جب تک قبولیت اسلام کے ساتھ ساتھ تمام باطل ادیان اور مذاہب سے برأت کا اظہار نہ ہو.......... اس بارے میں قرآن کریم کی چند آیات' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث طیبہ اور عقائد و فقہ کی چند معتبر تصریحات بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوں:

قال اللہ تعالیٰ: "ان الدین عنداللہ الاسلام" (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: "بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہی ہے۔"

وقال اللہ تعالیٰ: "ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ" (آل عمران: ۸۵)

ترجمہ: "جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے"

وقال اللہ تعالیٰ: "اؤلئک الذین حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ" (آل عمران: ۲۲)

وقال اللہ تعالیٰ: فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا (الکہف:۱۰۵)

ترجمہ: "ان (کفار) کے سارے (نیک) کام غارت ہوگئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔"

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

"والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار" (رواہ مسلم' مشکوٰۃ کتاب الایمان)

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ اس امت میں سے کوئی بھی یہودی یا عیسائی

میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہوگا۔"

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عمہ ابی طالب وھو کان یحوطہ و ینصرہ ولکن لم یومن بہ ومات علی دین عبدالمطلب: "اھون اھل النار عذاباً ابو طالب وھو متنعل بنعلین یغلی منھما دماغہ۔"

(مسلم شریف کتاب الایمان)

"ابو طالب کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اور وہ یہ کہ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا۔"

دیکھئے! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جو آپ کے ساتھ انتہائی شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کرتے تھے اور آپ کی حمایت کرتے تھے لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے جہنم سے نہ بچ سکے' معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل جہنم سے بچانے والا اور نجات دہندہ نہیں ہو سکتا۔

وقال علیہ الصلاۃ والسلام: "ان المومن اذا اذنب ذنبا کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ' فان تاب ونزع واستغفر صقل منھا وان زاد زادت حتی یغلف بھا قلبہ الحدیث رواہ الترمذی"

(الترغیب والترھیب ۴:۹۲)

"مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے' اس کے بعد اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو وہ دھبہ صاف ہو جاتا ہے' لیکن اگر وہ ارتکاب گناہ بار بار کرتا ہے تو اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔"

اس حدیث شریف سے خود اندازہ لگائیے کہ ارتکاب معصیت سے مومن کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے؟ تو "کفر" جو اکبر الکبائر اور سیاہی ہی سیاہی ہے جب تک وہ دل پر سوار ہو تو ذکر خاص سے وہ سیاہی کیسے دور ہو سکتی ہے؟ لہٰذا پہلے ایمان لانا شرط ہے اس کے بعد ہی تزکیہ نفس ہو سکتا ہے' کفر کی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس کو ہرگز روحانیت یعنی قرب خداوندی یا سچی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔

فی روح المعانی:

قال علیؓ فی آخر خطبہ لہ: "ایھاالناس دینکم دینکم فان السیئۃ فیہ خیر من الحسنۃ فی غیرہ' ان السیئۃ فیہ تغفر وان الحسنۃ فی غیرہ لاتقبل" (۳:۱۰۶)

حضرت علیؓ نے اپنے آخری خطبوں میں سے کسی خطبے میں فرمایا:

"اے لوگو! دین کو پکڑو اس لئے کہ اس میں گناہ غیر دین میں نیکی سے بہتر ہے' اس لئے کہ دین میں گناہ معاف ہو جاتا ہے اور غیر دین میں نیکی بھی قبول نہیں ہوتی۔"

تو جب کفر کے ساتھ "نیکی قبول ہی نہیں تو اس نیکی سے دل حقیقتاً کیسے روشن ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس تک حقیقی رسائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کی بخشش کیسے ہوگی؟

فی شرح العقیدۃ الطحاویۃ:

"واذا زال تصدیق القلب لم ینفع بقیۃ الاخر (الاجزاء) فان تصدیق القلب شرط فی اعتبارھا ......اھ"

(ص:۲۹۱)

"جب دل کی تصدیق (ایمان) نہ رہے تو باقی اجزاء (یعنی اعمال) کار آمد نہیں ہوں گے' اس لئے کہ دل کی تصدیق (ایمان) باقی اعمال کے معتبر اور کار آمد ہونے کے لئے شرط ہے۔"

وفی النبراس شرح العقائد:

"واللہ تعالیٰ لا یغفران یشرک بہ (والمراد من الشرک الکفر) باجماع المسلمین......الخ"

(ص ۳۶۰)

"اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک (کافر) کی بخشش نہیں ہوگی۔"

بعض صوفیاء کرام کی طرف سے یہ بات مشہور ہے کہ ان کے نزدیک آخرت میں کافروں کی بھی نجات ہوگی' یہ قول شیخ ابن العربیؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے' لیکن صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ جمہور علماء نے اس کی وجہ سے ان پر سخت نکیر کی ہے اور ان کی تکفیر تک بھی کی گئی ہے تاہم صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کی شان میں ایسا لعن و طعن نہیں کرنا چاہئے' البتہ اس عقیدہ میں ان کے ساتھ اتفاق بھی نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ عقیدہ اجماع امت کے خلاف ہے اور بالکل شاذ قول ہے' چنانچہ فرماتے ہیں:

"والجمھور ینکرون ذلک منہ اشد الانکار ویکفرونہ وعلیک بالکف عنہ عن طعنہ والاعتقاد بخلود عذاب الکفار علی طبق الاجماع......الخ "

(ص ۳۶۱)

کوہر شاہی صاحب' اپنے مدعا کو ثابت کرنے کرنے کے لئے عموماً دو دلیلیں ذکر کرتے ہیں:

"الف: اصحاب کہف کا کتا

ب: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ"

دلیل اول کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ دلیل محض جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے' وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) "اول تو اصحاب کہف کے کتے کا جنت میں جانا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ صاحب روح المعانی نے اس کی تصریح فرمائی ہے' دوسرے بالفرض اگر ان روایات کو صحیح اور معتبر بھی مان لیا جائے تو بھی اس کے جنت میں جانے پر کسی کافر کے جنت میں جانے کو قیاس کرنا بالکل غلط اور باطل ہے' کیونکہ اصحاب کہف کا کتا غیر عاقل ہونے کی وجہ سے احکام دین کا مکلف نہیں اور کفار و مشرکین اور دیگر انسان عقلمند ہونے کی وجہ سے احکام دین کے مکلف ہیں' لہذا ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور حالت کفر میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ دوزخ میں رہیں گے' تیسرے یہ کہ اصحاب کہف کے کتے پر انسان کی نجات کو قیاس کرنا اس لئے بھی درست نہیں کہ صاحب روح المعانی نے اس قیاس کو "اہل تشیع" کا قیاس قرار دیا ہے کہ ان کے یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اصحاب کہف کے کتے کی نجات ہو سکتی ہے تو جس شخص کا نام "کلب علی" (علی کا کتا) رکھا جائے تو اس کی نجات بطریقہ اولیٰ ہو گی' چنانچہ اہل تشیع اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ صاحب روح المعانی یعنی علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:

"وجاء فی شان کلبهم انه یدخل الجنة یوم القیامة فعن خالد بن معدان: لیس فی الجنة من الدواب الاکلب اصحاب الکهف وحمار بلعم...... اه ولیس فیما ذکر خبر یعول علیه فیما اعلم...... وقد اشتهر القول بدخول هذا الکلب الجنة حتی ان بعض الشیعة یسمون ابنائهم "بکلب علی" ویومل من سمی بذلک النجاة بالقیاس الاولوی علی ماذکرو ینشد: فتیة الکلب نجاکلبهم کیف لاینجوکلب علی۔" (۱۵:۲۲۶)

ترجمہ: "اصحاب کہف کے کتے کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جائے گا' چنانچہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ جنت میں جانوروں میں سے صرف اصحاب کہف کا کتا اور بلعم کا گدھا جائے گا۔ لیکن میرے علم کے مطابق ان روایات میں کوئی بھی روایت قابل اعتماد نہیں' یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ یہ کتا جنت میں جائے گا یہاں تک کہ بعض روافض اپنے بچوں کا نام ہی "کلب علی" رکھتے ہیں اور اس میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ موسوم شخص کی نجات ہو گی' چنانچہ شاعر کہتا ہے:

اصحاب کہف کا کتا نجات پا گیا' تو کل (یعنی بروز قیامت) "کلب علی" کس طرح نجات نہیں پائے گا؟"

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے موصوف استدلال کرتے ہیں' اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: "حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعاءین فاما احدهما فبثثته فیکم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم...... یعنی مجری الطعام...... رواه البخاری۔" (مشکوٰۃ شریف کتاب العلم)

"میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا' ایک قسم تو آپ لوگوں کے سامنے ظاہر کی اور دوسری قسم اگر ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹا جائے گا۔"

جس علم کو حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا ہے' اس کی تعیین اور مصداق میں شراح حدیث کی مختلف رائیں اور اقوال ہیں مثلاً:

۱...... اس سے مراد علم باطن ہے۔

۲...... اس سے مراد علم توحید ہے۔

۳...... اس سے مراد منافقوں کے نام ہیں۔

۴...... اس سے مراد بنو امیہ کے ظالم امراء ہیں۔

۵...... اس مراد مختلف فتنے ہیں

(دیکھئے: (فتح ۱: ۲۱۶' مرقاۃ ۱: ۵۲۹) وغیرہ۔

لہذا موصوف کا اس علم کے بارے میں تعیین کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر بھی "اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے۔" محض اپنی طرف سے ایجاد ہے جو سراسر بے بنیاد اور جہالت ہے۔

باقی آئندہ

قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ

مرزا قادیانی کے دعوؤں کی روشنی میں

مولانا عبداللطیف مسعود

عیسائی ہسپتال و ڈسپنسریاں :

ان اداروں کا تمام اسٹاف کرسچن ہوتا ہے کیا مرد کیا عورت' ڈاکٹرز اور نرسیں سب ہی عیسائی ہیں جو مصنوعی اخلاق و محبت کا اظہار کر کے مسلمان مریضوں کے ساتھ مشفقانہ سلوک کرتے ہیں' مثلاً اول تو وہ علی الصبح ہسپتال کے وارڈ میں بھجن گا گا کر زبور یں اور انجیل سناتے ہیں ہر مریض کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ ان کا تمام پروگرام سنے' پھر وہ ان کو اپنی سلیس کتب و رسائل بھی دیں گے تثلیث و کفر پر مشتمل ان کو تبلیغی فلمیں بھی دکھاتے ہیں' بڑے بڑے پادری بلا کر ان کو ان کے مذہب سے دور کیا جاتا ہے کہ مسیحیت محبت کا مذہب ہے خداوند یسوع مسیح ہی نجات دہندہ ہے وغیرہ۔ اس طرح وہ مریض ہسپتال کی فراغت تک کافی حد تک ان سے متاثر ہو چکا ہوتا ہے۔

عیسائی ریڈیو اسٹیشن :

سابقہ دور میں بے نظیر نے عیسائیوں کو اسلام آباد میں ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دے دی' جس میں چوبیس گھنٹے کفر کی تبلیغ کر کے مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے اس طرح ایڈورڈ پورہ لاہور میں "صدائے اُمید" کے نام کا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا ہے' ایک فیبا نامی ریڈیو بھی شب و روز کفر و ضلالت کی تبلیغ میں مصروف ہے' توحید کی جگہ تثلیث (ترمورتی) کی تبلیغ ہوتی ہے' بلا تمیز مریض کو ایسی پرچیوں پر دوائی ملے گی جن کی پشت پر عیسائیت کی مکمل عکاسی ہو گی' چنانچہ بندہ نے ایک پرچی حاصل کر کے اس کا تجزیہ کیا ہے وہ تو انجیل کے خلاف ہے عنقریب انجیل کی صحیح تعلیم منتخب کر کے ان کا اور مسلمان ڈاکٹرز اور ہسپتالوں تک پہنچاؤں گا۔ (انشاء اللہ)

عوام اور حکومت کو پریشان کرنا ملک کے مختلف مکاتب فکر میں اختلافات کو ہوا دینا کہ وہ فروعی اور غیر ضروری مسائل میں الجھ کر محاذ آرائی پر اتر آئیں' غلط فہمیاں پھیلا کر پرامن عوام کو طبقات میں بانٹ دینا حکمرانوں اور رعایا میں حد فاصل اور نفرت کی دیواریں کھڑی کر دینا گھروں' عبادت خانوں اور کاروباری اداروں کو بے رونق کر کے عدالتوں اور کچہریوں کو پررونق بنانا وغیرہ وغیرہ۔ سرحدوں پر دونوں ملکوں کو کھڑا کر کے فوجی اور سیاسی تعاون کے وعدے کر کے دونوں کو خوب بھڑکانا' بعد ازاں ان کو باکا کر کے مصالحت کی کوشش باہم مجبور کر دینا تاکہ اس طریقہ سے ان کی طاقت بھی برقرار رہے اور ان بڑے لیڈروں کا پرانہ اسلحہ بھی نکل جائے اور نیز ثالثی کا رعب بھی قائم رہے۔

قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے

ایک بھیانک رپورٹ :

جس کو ملاحظہ کر کے قادیانی سوچیں کہ یہ کسر صلیب کرنے والا مسیح موعود تھا یا صلیب گاڑنے والا دجال۔ جبکہ از روئے احادیث مبارکہ اصل مسیح کی آمد پر دنیا صلیب و طاغوت کے اثرات سے پاک ہو کر خالص توحید پر رہ جائے گی ۱۹۷۸ء میں شمالی امریکہ کے مقام لوزان میں تمام عیسائیت اکٹھی ہوئی اس اہم کانفرنس میں ۱۵۰ عیسائیت کے چوٹی کے ماہرین اور مفکر موجود تھے کہ مسلمانوں میں عیسائیت کا نفوذ کے طریق کار پیش کئے جائیں' انہوں نے مشترکہ طور پر یہ تجاویز پیش کیں کہ ویسے تو اہل اسلام کو صلیب کا پجاری بنانا مشکل ہے کم از کم ان کو ان کے اخلاقی اقدار اور مذہبی رسومات سے ہٹا دیا جائے آخر کار اس تجویز کو بار آور کرنے کے لئے ایک انسٹیٹیوٹ قائم کیا گیا۔ اس ادارہ میں ایسے متعصب افراد اور کارکن تیار کئے جانے لگے جو جذبے کے ساتھ اور جنونی طور پر اپنے ہدف کے لئے مخلص ہوں گویا تمام ترجیحات اور اہداف قیام صلیب ہی ہو غلط طریقہ سے ہو یا صحیح طریقے سے ہو اب اس ادارے کی تیرھویں رپورٹ انٹرنیشنل بلٹن برائے تحقیق و ترویج عیسائیت شائع ہوئی اور کویتی جریدہ مجمع شمارہ ۱۲۸۰'۱۶/دسمبر ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی جس کے کچھ سارے اقتباسات یا نکات کو بطور خلاصہ پیش کیا جاتا ہے :

☆...... ورجینا امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں عیسائی مشنری کے ریسرچ پروفیسر ڈیوڈ بیریٹ ان اعداد و شمار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"یہ دنیا میں عیسائیت کی واضح اور بھاری بھر کم اثرات کے غمازی کرتے ہیں۔ اس جنونی

تحریک کے زیر اثر صرف ۱۹۹۶ء میں انجیل کے ۱۸ ارب نسخے پوری دنیا میں تقسیم ہوئے اور نہایت حیران کن بات یہ ہے کہ گزشتہ سال عالمی کتب خانوں میں حضرت مسیح کے حوالہ سے کتب کی تعداد ۱۵۷۵۱ تک پہنچ گئی' جن میں سے ۵۳۰۹۴ کتب ٹائٹلز ہیں یعنی ان کے سرورق پر مسیح کا نام نہایت جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔"

اے مثیل دجال تو تو کہتا تھا کہ جوں جوں میری تحریک بڑھتی چلی جائے گی صلیب اور الوہیت مسیح ختم ہو جائے گی۔

اے قادیانیو! صرف دیدہ بصیرت واکر کے اپنے ماحول میں دیکھو کہ تمہارے ارد گرد صلیب کی نحوست کس قدر بھیانک صورت اختیار کر چکی ہے جو مرزا جی کی دجالیت پر واضح ترین مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے اب کس منہ سے اس کا نام لیتے ہو اور سنئے اس تقسیم میں صرف عیسائی علاقے ہی نہیں' بلکہ غیر عیسائی بھی شامل ہیں جہاں پہلے عیسائیوں کی دعوت پہنچی تھی گویا اب چار دانگ عالم میں عیسائیت اثر انداز ہو رہی ہے' خدارا اب تو مرزا کو چھوڑ دو۔

ناظرین! اس وقت دنیا کی ۸۱ فیصد آبادی کسی نہ کسی دین سے وابستہ ہے جبکہ ملحد اور بے دین لوگوں کی تعداد ۱۱۰ ملین یعنی ایک کروڑ سے بھی اوپر ہے۔ اس وقت تمام خطہ ارضی ۱۵ ہزار سے زائد مذاہب ہیں' جبکہ ہر روز اوسطاً دو تین کا اضافہ ہو رہا ہے' جن میں سے ۱۳ ارب صرف عیسائی ہیں' جن میں اوسطاً روزانہ ۱۹۹۰۰۰ کا اضافہ ہو رہا ہے جبکہ یہ اضافہ ۱۹۰۰ء میں ایک ملین روزانہ تھا اب توقع ہے کہ ۲۰۰۰ء تک یہ آبادی ۴ ارب ہو جائے گی اور ۲۰۲۵ء میں ۵ ارب تک پہنچ جائے گی قادیانیو! خدارا گوش ہوش متوجہ کرو۔ اس وقت خطہ ارض پر ۳۴ ملین ٹائٹلز پر مشتمل کتب کا خزانہ ہے جو ۳۶۰ زبانوں پر مشتمل ہے اور تقریباً ہر سال ۹ لاکھ کتب چھپتی ہیں' اس طرح مسیح کے متعلق کتب تمام کتب کا ۹۲ فیصد ہے نیز ۷۴ فیصد عیسائی آبادی ایسی ہے جو لکھنا پڑھنا جانتی ہے' جبکہ مزید ۱۵ فیصد ایسے ہیں جو یہ استعداد رکھتے ہیں لیکن ان کو مسیح پر مشتمل کتب پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اس وقت دنیا کی کل آبادی ۵ ارب ۸۹ کروڑ ۲۴ لاکھ اسی ہزار ہے جو ۲۰۰۰ء میں ساڑھے چھ ارب سے بڑھ جائے گی ۲۰۲۵ء کو نو ارب تک پہنچ جائے گی۔

تمام اہل مذاہب کی تعداد ۱۹۹۷ء:

عیسائی (ج) گروپ ایک ارب ۹۹ کروڑ پچاس لاکھ چھبیس ہزار جو کہ ۲۰۰۰ء میں ۲ ارب ۱۱ کروڑ ۹۳ لاکھ ۴۲ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ساڑھے تین ارب سے اوپر ہو جائے گی' مسلمان ایک ارب ۱۵ کروڑ ۵۴ لاکھ بتیس ہزار ۲۰۰۵ء میں ایک ارب ۴۲ کروڑ ۵ لاکھ ۵۸ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ایک ارب ۹۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ۱۹ ہزار ہو جائے گی۔

ملحد بے دین:

۸۸ کروڑ ۷۱ لاکھ ۵ ہزار ۲۰۰۵ء میں ۹۱ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۲۰۲۵ء ارب سے بڑھ کر ایک ارب ۱۲ کروڑ ۲۱ لاکھ ۹ ہزار ہو جائے گی۔

ہندو:

۸۰ کروڑ ساٹھ لاکھ ۹۹ ہزار ۲۰۰۵ء ۳۳ کروڑ ۴۸ لاکھ ۵۲ ہزار ہو جائے گی۔

ملحدین:

۲۲ کروڑ ۲۴ لاکھ ۳۳ ہزار ۲۰۰۵ء میں ۲۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۱۵ ہزار ہو جائے گی۔

مالیات 'فنڈز امریکی ڈالر کلیسائے مقاصد کیلئے:

۱۹۹۷ء میں ۲۰ بلین ڈالر ۲۰۰۵ء میں ۲۲۰ بلین ڈالر اور ۲۰۲۵ء میں ۸۷۰ بلین ڈالر ہوں گے (ایک بلین ۱۰۰ لاکھ اور ۱۰ کروڑ کے برابر)

کلیسا کی آمدنی:

۱۹۹۷ء میں ۹۹ بلین ڈالر ۲۰۰۵ء میں ۱۰۰ بلین اور ۲۰۲۵ء میں یہ سو بلین ڈالر ہو جائے گی' کلیساؤں کے متوازی دیگر اداروں کی آمدنی (ہسپتال' اسکول' رفاہی ادارے) ۱۹۹۷ء میں ۱۰۵ بلین ڈالر ۲۰۰۵ء میں ۵۷۰ بلین بین الاقوامی وفود اور تنظیموں کی آمدنی ۱۹۹۷ء میں ۱۰۹ بلین ۲۰۰۵ میں ۱۲۰ بلین اور ۲۰۰۵ء میں ۶۰۰ بلین ڈالر ہو جائے گی۔

عیسائیوں کے زیر استعمال کمپیوٹر:

۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ ۲۰۰۵ء میں ۴۰ کروڑ اور ۲۰۲۵ء میں دو ارب ۵ کروڑ عیسائی مطبوعات یہ سال کی نئی کتب ۲۴ ہزار ۴۰۰ سو ۲۰۰۵ء میں ۲۵ ہزار اور ۲۰۲۵ء ۷۰ ہزار عیسائی میگزین ۳۲۰۰۰ ۱۹۹۷ء ۲۰۰۵ میں ۲۵ ہزار ۲۰۲۵ء میں ایک لاکھ۔

نئی کتب عیسائی مقالات:

۲۴ ہزار ایک سو ۲۰۰۵ء کی ۱۶۰۰۰ ہزار ۸۵ ہزار۔

کتاب مقدس کی تفسیر:

قدیم' جدید عہد نامہ یعنی مکمل بائبل تورات سے مکاشفہ تک (تورات' انجیل' زبور) قدیم'

جدید ۶ ارب ۴۰ کروڑ ۲۴ لاکھ ۲۰۰۰ء میں ۷ ارب اور ۲۰۲۵ء ۱۸ ارب۔

عہد جدید یعنی اناجیل :

۹۳ کروڑ ۸۵ ہزار ۲۰۰۰ء میں ارب اور ۲۰۲۵ء میں اڑھائی ارب۔

منتخب حصص :

۱۸۳۲ ملین ۲۰۲۵ء میں ۲۰۵ ملین اور ۲۰۲۵ء ۴ ہزار ملین۔

نشریات ٹی وی :

۳۴۰۰ سو ۲۰۰۰ء میں ۴۰۰۰ ہزار ۲۰۲۵ء میں ۱۰ ہزار روزانہ۔

عیسائی چینل کے سامعین :

۵۵ کروڑ ۳۱ لاکھ ۳۹ ہزار ۲۰۰۰ء میں ۱۶ ارب اور ۲۰۲۵ء ۱۳ ارب ہوں گے۔

سیکولر چینل کے سامعین، ناظرین :

۵۹ کروڑ ۲۷ لاکھ ۲۶ ہزار ۲۰۰۰ء میں ایک ارب ۸۱ کروڑ اور ۲۰۲۵ء ۲ ارب ۸۰ کروڑ۔

ہر سال عیسائی بنانے کے اوقات :

۴۳۲ بلین ۲۰۰۰ء میں ۴۸۰ بلین ۲۰۲۵ء میں ۴۲۵۰ بلین۔

ہر شخص کے لئے گفتگو کے مواقع :

۱۹۹۷ء میں ۳۷ بلین ۲۰۰۰ء میں ۷۵ بلین ۲۰۲۵ء میں ۵۰۰ بلین۔

نئے ادیان کے قائل :

۱۲ کروڑ ۴۸ لاکھ ۲۵ ہزار ۲۰۰۰ء میں ۱۳ کروڑ ۳ لاکھ ۵۲ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ۱۴ کروڑ ۸ لاکھ ۶۶ ہزار ہو جائے گی۔

قبائلی ادیان کے قائل :

ایک کروڑ ایک لاکھ ۷ ۳ ہزار ۲۰۰۰ء میں ۱۰ کروڑ ۸ لاکھ ۹۲ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں گیارہ کروڑ ۴۲ لاکھ ۴ ہزار ہو جائے گی۔

سکھ :

۲ کروڑ ۱۹۹۷ء ۱۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۹۹ ۲۰۰۰ء میں دو کروڑ ۱۷ لاکھ ۴۷ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں دو کروڑ ۳۷ لاکھ ۷ ۴ ہزار ہو جائے گی۔

یہودی :

۱۹۹۷ء میں ایک کروڑ ۴۱ لاکھ ۸۰ ہزار ہو جائے گی' ۲۰۰۰ء میں ایک کروڑ ۵۱ لاکھ ۹۲ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ایک کروڑ ۱۷ لاکھ ۵۸ ہزار ہو جائے گی۔

الف : ان اعداد و شمار میں وہ علاقے بھی شامل ہیں جہاں عیسائیت کی دعوت نہیں' غیر مسیحی دنیا میں الف' با دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (الف) سے مراد وہ علاقے جو کہ عیسائیت سے بالکل نابلد ہیں (ب) سے مراد وہ علاقہ جو عیسائی علاقوں سے متصل ہیں اور اس غیر عیسائی دنیا کے بارے میں جغرافیائی اور زبانوں کے حوالے سے علاقائی عادات و رسوم وغیرہ کے متعلق مکمل تفاصیل فراہم کی جا چکی ہیں۔

غیر عیسائی گروپ :

(الف' ب) ۳۸ کروڑ ۹۵ لاکھ ۴۵ ہزار ۴۲ ۲۰۰۰ء ۱۳ ارب ۳ کروڑ ۷ ۸ لاکھ ۹ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ۱۵ ارب ۲۲ کروڑ ۶۱ لاکھ ۱۲ ہزار ہو جائے گی۔ (ف) گویا کہ تمام دنیا کی نصف آبادی عیسائیت کے چنگل میں آئے گی اور ہر طرح سے دجال قادیانی پر نفرین کر رہی ہو گی۔

عالمی عیسائی تناسب :

۱۹۹۷ء میں عیسائی کل دنیا کا ۳۳ فیصد ۲۰۰۰ء میں ۴.۳۴ فیصد اور ۲۰۲۵ء میں ۲۶.۹ فیصد ہو گا۔

چرچ سے منسوب عیسائی :

فی الحال ایک ارب ۸۰ کروڑ ۸۲ لاکھ ۸۷ ہزار ۲۰۰۰ء ایک ارب ۸۸ کروڑ ۲۷ لاکھ ۷۰ ہزار اور ۲۰۲۵ء میں ۲ ارب اور ۳۸ کروڑ ہو جائے گی۔

عالم عیسائی :

ایک ارب ۳۱ کروڑ ۵۶ لاکھ ۹۳ ہزار ۲۰۰۰ء میں ایک ارب ۲۵ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۲۰۲۵ء ایک ارب ۸۱ کروڑ۔

عوام میں موثر عیسائی :

ایک لاکھ ۲۰ ہزار ۲۰۰۵ ایک لاکھ ۶۵ ہزار اور ۲۰۰۰ء ایک لاکھ ۶۵ ہزار اور ۲۰۵۵ء میں ۳ لاکھ ہو جائے گی۔

مقامی عیسائی :

۴ لاکھ ۲ ہزار ۲۰۰۰ء ۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۰۲۵ء ۵۰ لاکھ ۵۰ ہزار۔

صرف امریکہ کی دس بڑی تنظیموں کا بیرون ملک تبلیغ کے لئے ۱۹۹۶ء کا بجٹ ملاحظہ فرمائیں :

تنظیم ورلڈ ویژن	سرمایہ	۲۱۲.۹ ملین ڈالر
ساتھرن بپٹسٹ کانونٹ	سرمایہ	۱۶۵.۷ ملین ڈالر
اسمبلز آف گاڈ	سرمایہ	۹۶.۳ ملین ڈالر
سیونتھ ڈے ایڈوینٹ	سرمایہ	۷۲.۲ ملین ڈالر
وولف بائبل ٹرانسلیٹرز	سرمایہ	۵۷.۲ ملین ڈالر
چرچس آف کرائسٹ	سرمایہ	۵۲ ملین ڈالر
ایم ای اے انٹرنیشنل	سرمایہ	۵۰.۱ ملین ڈالر
کیمپس کروسادفار سروس	سرمایہ	۴۵.۵ ملین ڈالر
چرچ ورلڈ سروس	سرمایہ	۴.۸۰ ملین ڈالر
کمشین انٹرنیٹ	سرمایہ	۴۴ ملین ڈالر
کل میزان		۰۶۱.۹ ملین ڈالر

یعنی ایک ارب

جناب مرزاجی اور ان کے دم چھلوں یہ

ہے تمہاری کسر صلیب کی حقیقت!

گویا جن ہندسوں کو مرزاجی مختصر اور سینکڑوں اور ہزاروں تک چھوڑ گئے تھے' اب وہ ہمارے مروجہ اعداد و شمار میں نہیں آرہے بلکہ انہیں جدید (بلین) میں کنٹرول کیا جارہا ہے۔ مرزاجی نے کہا تھا کہ جوں جوں مسئلہ جہاد کی تحریک محو ہو جائے گی توں توں صلیب ٹوٹتی جائے گی' مگر اب نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ مرزاجی نے کہا تھا کہ حیات مسیح کا عقیدہ ترقی صلیب کا باعث ہے' مرزاجی نے کہا کہ ہم نے عیسائیوں کے خدا کو ماردیا ہے۔ مگر اب نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ مرزاجی نے کہا تھا کہ ہم نے ایک مرتبہ دلی میں کہا تھا کہ: "اے مسلمانو! آج تک تم کسر صلیب کے لئے ایک نسخہ آزماتے رہے ہو (حیات مسیح) مگر اثر نہ ہوا' اب ہم کہتے ہیں کہ اب تم دوسرا نسخہ آزماؤ (وفات مسیح) ملفوظات ص ۳۰۰ ج ۱۰ مگر نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ مرزاجی کے دم چھلے قادیانی مربی کہتے ہیں کہ ہماری جماعت جیسے عیسائیت کی مار ہیں عام مسلمان نہیں۔ مگر نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ مرزاجی نے کہا تھا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان صحیح مسلمان بن جائیں' عیسائی الوہیت مسیح کے نظریہ کو ترک کرکے صحیح توحید پرست بن جائیں میری آمد کی علت غایت کے یہ دو مقصد ہیں۔ گواہ رہو کہ اگر یہ علت غائی ظہور پذیر نہ ہو اور میں مرجاؤں تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ اگرچہ کروڑہا نشان بھی ظاہر ہوں۔ مگر نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ میں اسلام کی عملی کوتاہی مرزا کے زمانہ میں بھی ڈاؤن تھی اور اب اس کے جانے کے بعد تو ان کی بدحالی خطرناک حد تک جاپہنچی ہے۔ یعنی یہ ایڈوانس ہی ایڈوانس جارہا ہے' نہ رکتا ہے اور نہ رکتا نظر آرہا ہے۔ مگر جب حقیقی مہدی اور مسیح اس کی قیادت کے لئے تشریف لے آویں گے تو سب معاملہ بحمدہ تعالیٰ درست ہو جائے گا۔ دنیا مسئلہ جہاد کے ذریعے اس وقت کے پندرہ ہزار مذاہب مٹ مٹا کر ایک ہی دین رہ جائے گا خشیت الٰہی کا گہوارہ ہوگی۔ ظلم' ستم اور ناانصافی کا نام و نشان نہ ہوگا' نہ کوئی عیسائی رہے گا' نہ یہودی' نہ قادیانی اور نہ کوئی دیگر ملحد انشاءاللہ العزیز یہ دور آکر رہے گا۔ گویا دنیا ہی میں ﴿لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار﴾ کا ڈنکا بجے گا۔ مرزاجی! یہ صرف امریکی تنظیموں کے اعداد و شمار ہیں ابھی ان کے اور بھی مشن ہیں' ابھی تو دیگر مشن میتھوڈیکس لولیٹ کر تھرکر حلقہ پوپ (وڈیکن آف رو) چرچ آف انگلینڈ' دیگر بے شمار تنظیمیں خود اپنے ملک میں یہ صلیبی تنظیمیں وسیع پیمانے پر عجیب و غریب طور طریقے سے مصروف کار ہیں۔ پروفیسر ڈیوڈ بریٹ جو مندرجہ بالا رپورٹ پر تفصیلی تذکرہ کرچکا ہے' ان کی نظر میں یہ رفتار بھی تسلی بخش نہیں وہ کہتے ہیں کہ: "رفتار نہایت سست ہے' ہم سستی اور کوتاہی کے مرتکب ہیں' اگر یہی رفتار رہی تو عیسائیت کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔" ہم ذیل میں غیروں کو چھوڑ کر اہل اسلام کے حکمرانوں اور صاحب اختیار افراد کی توجہ بھی اس بھیانک خطرے کی طرف دلاتے ہیں کہ خدارا اپنے عیش و آرام کو چھوڑ کر امت مسلمہ کی بھی فکر کیجئے' ملت کے افراد آپ کو عیسائی بنانے کے لئے ووٹ نہیں دیتے بلکہ جس طرح ملک کی جغرافیائی حدود کا تحفظ تمہاری ذمہ داری ہے' اس سے بڑھ کر ملت کی نظریاتی حدود کا تحفظ بھی آپ کو لازم ہی ہے۔ ہم ہندو تہذیب سے نالاں ہو کر آپ کے پلے پڑے تھے کہ خدارا ہماری تہذیب اور نظریہ حیات کا تحفظ کیجئے کچھ دیکھیے کچھ سوچیں آپ ہمیں پہلے سے بھی بدتر حالت میں غرق کررہے ہیں' اب ساری باتیں چھوڑ کر پارٹی بازی چھوڑ کر ذرا اصلاح امت کا بھی کوئی کام کرجائیں ورنہ آپ کے لئے قبر کے گڑھے کا حساب نہایت سنگین ہو جائے گا' دیکھیے عیسائی باوجود سیکولر (غیر دینی) ہونے کے دنیا میں ان کے ۴۰۰۰ ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن ہیں' مگر آج آپ مذہبی ہونے کے باوجود آپ کے ۱۰ بھی (صرف تبلیغ نہیں کرتے) نہایت افسوس ہے۔ اللہ کریم معاف فرمائے اور سنبھلنے کی توفیق دے' وہ باوجود سیکولر ہونے کے دیگر ممالک میں اپنی اقلیتوں کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے ہیں' کبھی حقوق انسانی کا واویلا کرتے ہیں' کبھی اقتصادی پابندیوں کا رونا نہیں رعب جھاڑتے ہیں اور آپ باوجود مذہبی ہونے کے مغربی ممالک میں اپنی اقلیتوں کے لئے کیا کررہے ہیں؟ آپ تو جناب ان کی زبانی حمایت بھی نہیں کرتے یا کبھی ان کے مسائل یا مشکلات معلوم کرنے کے اور رواداری کے رواداری نہیں۔

باقی آئندہ

اخبارِ ختمِ نبوّت

حیدر آباد کی ڈائری

ختم نبوت کانفرنس سائٹ ایریا کوٹری

حیدر آباد (جناب محمد رفیق اللہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے زیر اہتمام ختم نبوت کے پروگرام مختلف علاقوں میں ہوتے رہتے ہیں' جس میں جماعت کے مرکزی قائدین تشریف لاکر مقامی جماعت کی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں' خصوصاً نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم حیدر آباد جماعت کے پروگراموں پر خصوصی شفقت فرماتے ہوئے وقت عنایت فرماتے ہیں۔ دریائے سندھ کے کنارے پر واقع کوٹری ضلع دادو کا ایک صنعتی شہر ہے اس کا سائٹ ایریا جہاں غریب و مزدور طبقہ اپنے روزگار کی تلاش کے لئے یہاں پر رہائش پذیر ہے' وہاں پر منکرین ختم نبوت (قادیانی) اور کفر و الحاد پھیلانے والے روحانیت اور تصوف کے جھوٹے دعویدار گوہر شاہی بھی اسی علاقے کو خصوصی طور پر نشانہ بنائے ہوئے ہیں' آج سے ۹ سال قبل بھٹائی کالونی میں قادیانیوں نے اپنے کفریہ عقائد کو پھیلانے کے لئے اپنی عبادت گاہ بنانے کی کوشش کی یہاں کے غیور مسلمانوں نے بلا تفریق مسلک متفق ہوکر ان کا مقابلہ کیا' آج بھی سیشن کورٹ کوٹری میں ان مرزائیوں کے خلاف کیس چل رہا ہے موجودہ دور کا نیا فتنہ گوہر شاہی جو اب تک صرف روحانیت اور تصوف کا پرچار کرنے اور اللہ اللہ کا درس دینے کا ایک ڈھونگ رچایا ہوا تھا' اصلیت سے پردہ چاک ہونے لگا علماً اور عوام اس کے گمراہ کن عقائد سے باخبر ہونے لگے۔ جماعت ختم نبوت نے اس گمراہ اور اہانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم کے خلاف اعلان جہاد کیا' اس کے خلاف قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے توہین رسالت ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرایا علاقہ کوٹری سائٹ ایریا میں مسجد ختم نبوت اور دفتر ختم نبوت کے قیام کا فیصلہ بھی ہوا' ختم نبوت کانفرنس کوٹری بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی بروز ہفتہ ۱۰/جولائی بعد نماز عصر کانفرنس ہونا تھی کہ گوہر شاہی کے درجن بھر غنڈوں نے مسجد ختم نبوت پر جمعہ کے دن بعد نماز فجر ایک منصوبے کے تحت دھاوا بول دیا مسجد کے مؤذن خان محمد جو کہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اسلحہ کی نمائش کی کانفرنس نہ کرنے کی دھمکیاں دیں خصوصاً گوہر شاہی کے خلاف کیس کے مدعی علامہ احمد میاں حمادی کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیں جماعت کے رفقا نے مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی کو فون پر اطلاع دی مولانا محمد نذر عثمانی نے جماعت کوٹری کے تمام رفقا شاہ محمد رفیع الدین' غلام محمد بھٹہ' حاجی محمد زمان خان' حافظ الٰہی بخش' حاجی عبدالقدیر' حاجی محمد حنیف' قاری محمد رفیق اللہ' نیاز حسین و دیگر احباب سے مشورہ کے بعد ایس ڈی ایم کوٹری کے نام ایک درخواست تحریر کی جس میں گوہر شاہی کے غنڈوں کی غنڈہ گردی کی شکایت کی گئی درخواست ابھی تحریر ہو رہی تھی کہ گوہر شاہی کے بارہ غنڈوں نے دوبارہ مسجد ختم نبوت کے ارد گرد چکر لگانا شروع کر دیا اور جماعت کے رفقا کے موٹر سائیکلوں کو چرا کر لے جانے کی کوشش کی' جس پر جماعت کے مذکورہ احباب نے گوہر شاہی کے غنڈوں کے ارد گرد گھیرا ڈال کر ۹/افراد کو پکڑ لیا اور باقی فرار ہو گئے۔ مولانا محمد نذر عثمانی غلام محمد بھٹہ' حاجی محمد زمان خان نے فوراً ایس ڈی ایم سے ملاقات کی اور مذکورہ واقعہ کے بارے میں آگاہ کیا' ایس ڈی ایم نے ایس ایچ او تھانہ کوٹری کو فوراً ان کو گرفتار کرنے کا آرڈر دیا' نام نہاد روحانیت اور تصوف کے جھوٹے دعویدار گوہر شاہی کے مریدوں نے انتظامیہ پر دباؤ ڈالنے کی بھرپور کوشش کی کہ ختم نبوت کانفرنس ہونے سے خون خرابہ ہوگا' یہاں کے حالات خراب ہوں گے لیکن جماعت ختم نبوت نے مقامی و ضلعی انتظامیہ پر یہ بات واضح کر دی کہ ختم نبوت کانفرنس ہر صورت میں ہوگی۔ بروز ہفتہ ۱۰/جولائی بعد نماز عصر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب اپنے رفقا مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد طیب لدھیانوی' بھائی عبدالرحمٰن' ہفت روزہ ختم نبوت کے سرکولیشن منیجر رانا محمد انور' مولانا محمد اشرف کھوکھر سمیت دفتر ختم نبوت لطیف آباد نمبر ۲ میں تشریف لائے حیدر آباد کے مختلف مدارس کے علماً کرام' معززین شہر' حضرت لدھیانوی کے استقبال

کے لئے آئے ہوئے تھے جن میں حیدر آباد کی مشہور جامعہ مفتاح العلوم کے نائب مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی' مولانا سیف الرحمن آرائیں مدرسہ جامعہ مظاہر العلوم کے مفتی محمد زبیر' مولانا محمد فقیہ قاری شیر علی شبیر کی معروف سیاسی شخصیت مولانا عبدالمتین قریشی' مولانا رہواز جالپوری' مولانا عبدالرحیم شامل ہیں' نماز مغرب حضرت لدھیانوی صاحب نے رہواز جالپوری کی مسجد رحمانیہ میں ادا کی بعد نماز مغرب حضرت اقدس مولانا رہواز جالپوری مولانا عبدالرحیم کی درخواست پر مدرسہ جامعہ شمس نور لطیف آباد نمبر ۶ میں تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

حضرت کے لئے طعام و قیام کا اہتمام

حضرت کے مرید خاص حاجی محمد یٰسین کے ہاں تھا نماز عشاء جامعہ مظاہر العلوم لطیف آباد نمبر ۹ حضرت نے ادا فرمائی اور مختصر خطاب فرمایا۔ جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب سے ملاقات فرمائی اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی مظاہر العلوم سے حضرت اقدس سیدھے جلسہ گاہ تشریف لائے کانفرنس کے تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر خیر مقدمی نعروں سے حضرت کا استقبال کیا کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز جناب قاری الٰہی بخش کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جناب شبیر احمد ملک نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جماعت ختم نبوت ضلع بدین کے نوجوان مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ادا کئے پہلے مقرر جناب محمد طاہر مکی تھے جو ٹنڈو آدم سے تشریف لائے تھے کوٹری سائٹ ایریا کے معروف عالم دین اور بلال مسجد غوثیہ کالونی کے خطیب مفتی محمد امین نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے کفریہ عقائد اور اسلام کی حقانیت اور ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ امیر مجلس حیدر آباد مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعت ختم نبوت کے سینئر مبلغ پروفیسر مفتی حفیظ الرحمن نے اپنے خطاب میں نواز شریف حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تمام گمراہ کن سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ ضلع سانگھڑ جماعت ختم نبوت کے شعلہ بیان مقرر مولانا محمد راشد مدنی نے اپنے خطاب میں نوجوان سے فرمایا کہ عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جوانیاں وقف کرنے کا عزم آج لے کر جائیں' حیدر آباد کے جناب مولانا قاری کامران احمد نے سیرت کے موضوع پر بیان کر کے قاری محمد حنیف ملتانی " کی یاد تازہ کر دی' مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے خطاب میں قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی پر اظہار خیال کیا' انہوں نے کہا کہ گوہر شاہی نے کلمہ طیبہ کے اسٹیکر میں (لاالہ اللہ) کے بعد محمد رسول اللہ کے بجائے ریاض احمد گوہر شاہی شائع کرایا۔ اس کی تمام تر گستاخیوں اور کفریہ باتوں کا ہمارے پاس مکمل ریکارڈ موجود ہے علامہ احمد میاں حمادی نے فرمایا کہ اگر گوہر شاہی کو فوراً گرفتار نہ کیا گیا تو حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت سندھ پر ہو گی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے حیدر آباد اور کوٹری کی مقامی جماعتوں کی طرف سے حضرت اقدس لدھیانوی صاحب و دیگر مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہماری سرپرستی فرمائی' مولانا نے گوہر شاہی اور اس کے چیلوں پر واضح کیا کہ ہم کسی دھونس اور دھمکی میں آنے والے نہیں اب کسی کی غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا' انہوں نے کہا کہ ہم نے ہر فتنہ کی سرکوبی کا عہد کیا ہے مولانا محمد نذر عثمانی نے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ "الک" اخبار کے ایڈیٹر و مضمون نگار ایوب کھوسو' پندرہ روزہ "ذات" اخبار کے ایڈیٹر حکیم یوسف کھتری اور مضمون نگار نور حسن بھٹی اور گوہر شاہی جیسے شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو توہین رسالت ایکٹ کے تحت سزائے موت دی جائے' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے حکم پر حضرت کے رفیق خاص مولانا سعید احمد جالپوری نے مختصر عالمانہ خطاب کیا آخری خطاب مہمان خصوصی حضرت محمد یوسف لدھیانوی صاحب کا تھا آپ نے فرمایا کہ : مرزا قادیانی کی طرح گوہر شاہی آج کل مختلف مراحل طے کر رہا ہے امام مہدی کا پاکستان میں ہونے کا اقرار کلمہ طیبہ کے اسٹیکر میں تحریف 'قرآن مجید کے چالیس پارے ہونے کا اقرار روحانی سفر (شیطانی سفر) نامی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی توہین یہ ساری باتیں اس طرح نشاندہی کرتی ہیں کہ گوہر شاہی کفر و الحاد کی تمام حدیں پھلانگ چکا ہے اور میں فتویٰ دیتا ہوں کہ گوہر شاہی کافر ہے اس سے میل جول اور تعلقات رکھنا حرام ہے' رات ایک بجے ختم نبوت کانفرنس حضرت لدھیانوی دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی' کانفرنس کے لئے ٹنڈو آدم سے شبان ختم نبوت کی ایک بس مولانا راشد مدنی کی سربراہی میں آئی' اسی طرح ٹنڈو الہ یار مدرسہ صدیق اکبر سے مولانا محمد راشد مہتمم مدرسہ صدیق اکبر کی سربراہی میں ایک بس ٹنڈو محمد خان سے صحافی حضرات کا سات رکنی وفد عبدالکریم شیخ' محمد صدیق صاحب کی سربراہی میں کانفرنس میں شریک ہوا' کانفرنس میں تمام مسالک

کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی' کورنگی سائٹ ایریا کے علاقہ میں اس سے قبل اتنی بڑی اور کامیاب کانفرنس نہیں ہوئی اس کے لئے جماعت ختم نبوت کورنگی کے تمام احباب کی محنت قابل داد ہے اللہ تعالیٰ انہیں مزید عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید مرزائیت کے مشن میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

۱۱/ جولائی بروز اتوار صبح ۹ بجے حضرت اپنے رفقاً کے ہمراہ نیو سبزی منڈی مدرسہ شمس العلوم تشریف لے گئے' مدرسہ کا معائنہ فرمایا اور دعا کی یاد رہے کچھ عرصہ قبل اسی مدرسہ کا افتتاح قائد جمعیت علماً اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن فرما چکے ہیں۔ بعد ازاں حضرت ٹنڈوالہ یار مدرسہ صدیق اکبر مولانا محمد راشد اور مولانا محمد عرفان کی دعوت پر تشریف لے گئے' مولانا محمد مبین حافظ محمد اختر نے اساتذہ و طلباً کے ہمراہ حضرت کا استقبال کیا' حضرت نے مدرسہ میں مختصر بیان فرمایا بعد ازاں مدرسہ کی نئی عمارت کا جمنھو روڈ پر سنگ بنیاد رکھا واپسی میں حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن 'مفتی محمد نعیم میمن کی دعوت پر مدرسہ فیض القرآن للبنات میں تشریف لائے مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا کی' بعد میں حضرت اپنے رفقاً کے ساتھ کراچی تشریف لے گئے۔

کراچی دفتر کی جامع مسجد میں
مولانا ضیاً الدین آزاد کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا ضیاً الدین آزاد نے کراچی دفتر کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کو خطاب کیا اور نماز جمعہ پڑھائی انہوں نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی وجہ اور ایک الگ ملک کی آزادی کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ افسوس کہ جس ملک کو کلمہ طیبہ کے نام سے حاصل کیا تھا اس میں آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت عظمت اور ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو ڈھیل دینے اور راہ فرار اختیار کرنے کا مکمل موقع دیا جاتا ہے' حکمران اپنی ذات کے لئے آرڈی نینس جاری کریں' قانون بنائیں' لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے بنے ہوئے قانون کو غیر موثر کرنے کے لئے روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ محمد علی جناح علامہ اقبال کی توہین کی سزا ہے اور گرفت ہے مگر ختم نبوت کے دشمن کو تحفظ ہے لیکن حکمران یاد رکھیں جب تک اہل حق اس دھرتی پر زندہ ہیں دشمنان ختم نبوت کو کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ ہر اس قلم کو توڑ دیا جائے گا جس کی نوک قانون توہین رسالت پر آئے گی۔ ہم حکمرانوں کو راہ فرار اختیار کرنے اور اپنے آقاؤں کے پاس جا بیٹھنے پر مجبور کردیں گے۔ بعد ازاں مولانا ضیاً الدین آزاد نے جامع مسجد ریاض دہلی مرکنٹائل میں درس بھی دیا اس کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: معروف غلط مسائل

(حصہ اول' دوم)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ جناح ٹاؤن نزد مسجد فردوس ہارون آباد (بہاولنگر)

قیمت: آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ

علماً اسلام کی تبلیغ اور دستخط' کتب مطبوعہ کی آسان دستیابی کے باوجود بہت سے غلط مسائل عوام میں پھیل چکے ہوتے ہیں اکثر علماً اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ رسالہ اغلاط العلوم فی باب الاحکام' حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خیر مدارس والوں نے شائع کیا اب دوسرا حصہ ادارہ تالیفات اشرفیہ جناح ٹاؤن نزد مسجد فردوس ہارون آباد نے ۴۸ صفحات میں شائع کرکے عوام میں پھیلے غلط مسائل کی اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ناشرین و معاونین کو جزائے عطا فرمائے۔ (آمین)

نام کتاب: شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاً الرحمٰن فاروقیؒ کی مجلس کے سو پھول

ترتیب: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ضخامت: ۲۰۰ صفحات

قیمت: ۲۰ روپے

ناشر: مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چنئی) مانسہرہ صوبہ سرحد

مولانا ضیاً الرحمٰن فاروقیؒ کی مجالس' وعظ و نصیحت کے مختلف ایک سو اقوال جناب قاضی محمد اسرائیل گڑنگی صاحب نے ترتیب دیئے ہیں۔ اور آخر میں علامہ ضیاً الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کو مختلف شعراء کا منظوم خراج عقیدت شائع کیا گیا ہے۔ ٹائٹل بہت ہی خوبصورت ہے' علامہ فاروقیؒ کے عقیدت مندوں کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ناشر مرتب اور قارئین کے لئے اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

قرآنی آیات کی تحریف معنوی وزیر اعظم پاکستان وصدر پاکستان سے اس کے ازالہ کے لئے گزارش!

گزشتہ کچھ عرصے سے پاکستان ٹیلیویژن پر خاندانی منصوبہ بندی (وزارت بہبود آبادی) کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے حق میں قرآنی آیت کو غلط انداز سے پیش کیا جارہا ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے جواز وعدم جواز سے قطع نظر اس عریضہ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کی جاتی ہے کہ قرآن حکیم کی سورۃالبقرہ کی آخری آیت ۲۸۶ کے ایک حصے:

﴿ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به﴾

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالئے جس کے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔"

کا مفہوم وزارت مذکورہ یہ پیش کرتی ہے کہ اس سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ ہے اور یہ آیت پیش کر کے پھر یہ کہا جاتا ہے چونکہ "خاندانی منصوبہ بندی اسلام و قرآن کا حکم بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی اس لئے اس پر عمل کیجئے"

حالانکہ وزارت بہبود آبادی کا قرآن کی آیت مذکورہ کا یہ مفہوم سراسر تمام مفسرین کرام کی تفسیر سے بالکل مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہے اس لئے آپ وزارت مذکورہ اور پاکستان ٹیلیویژن کو اس اشتہار کے بند کرنے کا حکم صادر فرمائیں کیونکہ یہ تحریف معنوی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

قرآن کی آیت مذکورہ کا جو مفہوم مختلف مفسرین نے بیان کیا ہے وہ ملاحظہ ہو:

تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۳۴۳ پر اس آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے:

ای من التکلیفات والمصائب والبلاء لاتبتلینا بما لا قبل لنا

"اے اللہ ہمیں ان تکالیف ومصائب اور بلاؤں میں مبتلا نہ کرنا جن کو برداشت کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔"

تفسیر بیان القرآن جلد اول صفحہ ۱۷۶ پر اس آیت کی تفسیر علامہ اشرف علی تھانویؒ نے یوں بیان کی ہے:

"اس آیت میں تکوینی تکالیف سے بچنے کی

پروفیسر عبدالماجد' مانسہرہ

دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کے سب مصائب و عقوبات داخل ہیں۔"

تفسیر تدبر قرآن صفحہ ۶۵۱ پر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"تحمیل کے معنی کسی پر کوئی بوجھ لادنے کے ہیں مطلب (اس آیت کا) یہ ہے کہ سمع وطاعت کی راہ میں آگے جو آزمائشیں آنے والی ہیں ان میں کوئی آزمائش ایسی نہ ہو جو ہماری برداشت سے زیادہ ہو اور جو ہمیں تیری وفاداری کے امتحان میں ناکام بنادے۔"

تفسیر عثمانی صفحہ ۶۴ پر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ یوں لکھتے ہیں:

"اے ہمارے پروردگار اپنی رحمت وکرم سے ہمارے لئے ایسے حکم بھیجے جائیں جن کے بجالانے میں ہم پر صعوبت اور مشقت نہ ہو نہ بھول چوک میں ہم پکڑے جائیں نہ مثل پہلی امتوں کے ہم پر شدائد اتارے جائیں نہ ہماری طاقت سے باہر ہم پر کوئی حکم مقرر ہو۔"

تفسیر خازن جلد اول ص ۲۶۴ پر اس آیت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے:

یعنی لا تکلفنا من الاعمال مالا یطیق القیام به لثقل حمله علینا وهو حدیث النفس والوسوسة (دلی خیالات اور وسوسے) وقیل هیجان الغلمة (جماع کی کثرت) وقیل هو شماتة الاعداء (دشمن کا ہنسنا)

تفسیر بحر محیط ج ۲ ص ۳۶۹ پر اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے:

ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به (قال قتادة لاتشدد علینا کما شددت من کان قبلنا وقال الضحاک لا تحملنا من الاعمال مالا یطیق)

ان تمام تفسیروں کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ آیت مذکورہ سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ نہیں بلکہ دیگر مصائب دنیوی واُخروی مراد ہیں۔ اگر پاکستان ٹیلیویژن والے اور وزارت مذکورہ اس اشتہار سے باز آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ ان الذین یلحدون فی ایاتنا لایخفون علینا کے مطابق وہ اللہ کی آیات میں کجروی اختیار کر کے اور غلط تفسیر بیان کر کے اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے کیونکہ الحاد (قرآنی آیات میں کجروی) کا مفہوم حضرت ابن عباسؓ نے یہ بیان فرمایا الالحاد هو وضع الکلام علی غیر موضعه یعنی الحاد یہ ہے کہ قرآنی آیات کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جو کہ حقیقت میں اس کا مفہوم نہ ہو اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی تفسیر معارف القرآن جلد ۷ صفحہ ۶۵۸ پر الحاد و تحریف کی تعریف یوں کی ہے:

"الحاد ایسے انحراف کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں قرآن اور اس کی آیات پر ایمان وتصدیق کا دعویٰ کرے مگر ان کے معانی اپنی طرف سے ایسے گھڑے جو قرآن وسنت کی نصوص اور جمہور امت کے خلاف ہوں اور جس سے قرآن کا مقصد ہی الٹ جائے۔"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ایبلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق درجوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے فون: 0171-737-8199